Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 59

ایڈیٹر

منیر احمد خادمؔ

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 16

شرح چندہ

سالانہ 350 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن

65 کینیڈین ڈالر

یا 40 یورو

6 جمادی الاوّل 1431 ہجری۔ 22 شہادت 1389۔ 22 اپریل 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ حضور ان دنوں یورپ کے دورہ پر ہیں۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور سفر وحضر میں خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کیلئے سعی اور دُعا کرو

(............ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام............)

ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَاَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔ (الفرقان: آیت 75)

ترجمہ: اور وہ لوگ بھی (رحمٰن کے بندے ہیں) جو یہ کہتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوا اَدَبَھُمْ (ابن ماجہ)

ترجمہ: اپنی اولاد کی عزت کرو اور ان کی بہترین تربیت کرو۔

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

’’خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کیلئے سعی اور دُعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کیلئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اُسی قدر کوشش اس امر میں کرو...... وہ کام کرو جو اولاد کیلئے بہترین نمونہ اور سبق ہو۔ اور اس کیلئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کریگا‘‘ (الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء)

’’پس جب تک اولاد کی خواہش اس غرض کیلئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات الصالحات کی بجائے اس کا نام باقیات السیٔات رکھنا جائز ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہوگا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذّاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے۔ اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنا دے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی۔ اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات الصالحات کا مصداق کہیں۔ اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور ہو اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے‘‘ (ملفوظات جلد دوم)

’’بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے متعلق کچھ مال چھوڑنا چاہئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو طالح نہ ہو۔ مگر یہ وہم بھی نہیں آتا اور نہ اس کی پرواہ کی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کیلئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پرواہ نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی میں ہی اولاد کے ہاتھوں سے نالاں ہوتے ہیں۔ اور اس کی بداطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں۔ اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کیلئے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے‘‘۔ (الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء)

’’حضرت داؤد علیہ السلام کا قول ہے کہ میں بچہ تھا جوان ہوا اور اب بوڑھا ہو گیا۔ میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو۔ اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے۔ پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ۔ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کیلئے سعی اور دُعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کیلئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اس قدر کوشش اس امر میں کرو‘‘ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۰۹)

119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان، قادیان دارالامان میں انشاء اللہ تعالیٰ۔ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل منعقد کیا جا رہا ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

احباب کرام ابھی سے اِس للہی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی تیاری شروع کر دیں۔ خود بھی شامل ہوں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں

..................(قسط: 3۔آخری)..................

گزشتہ گفتگو میں ہم اسلام کی انصاف پسندی کی بے نظیر تعلیمات کا ذکر کررہے تھے۔ہم نے عرض کیا تھا کہ اسلام انصاف کو نہ صرف اپنوں کیلئے ضروری قرار دیتا ہے بلکہ دشمنوں کے متعلق بھی انصاف کی تعلیم دیتا ہے اور اسلام کے انصاف کا دائرہ رنگ ونسل مذاہب وقومیت سب پر یکساں اپنا فیض برساتا ہے کیونکہ اسلام وہ پہلا مذہب ہے جس نے بین الاقوامی اعتبار سے انسان اور انسان میں کسی طرح کا فرق نہیں کیا ہے۔اس تعلق میں قرآن مجید کا فرمان ہے:۔

يَآ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ (الحجرات:۱۲)

یعنی اے ایمان والو! کوئی قوم کسی دوسری قوم کو تمسخر وحقارت کا نشانہ نہ بنائے اور نہ کسی قوم کی عورتیں کسی دوسری قوم کی عورتوں کو تمسخر وحقارت کا نشانہ بنائیں۔ایسا ممکن ہے جن کو نشانہ تمسخر وحقارت بنایا جارہا ہے وہ زیادہ بہتر ہوں۔ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ۔ایک دوسرے کو بُرے القاب سے نہ پکارو۔حقیقت میں تو ایمان کے بعد نافرمانی بہت بُری چیز ہے اور جو بدعملوں سے توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔

پھر فرمایا:۔يَآ يُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔ (الحجرات:۱۴)

یعنی اے لوگو! ہم نے تم کو مرد وعورت سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تم کو شعوب وقبائل میں محض اس لئے تقسیم کیا کہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرسکو،تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے اللہ یقیناً دائمی علم رکھنے اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

مذہبی دنیا میں اسلام کی یہ وہ پہلی تعلیم تھی جس نے انسان اور انسان میں اور مرد وعورت میں ہر طرح کی تفریق کو یکسر مٹا دیا جبکہ اسلام سے قبل دیگر مذاہب میں انسان کو مختلف قومیتوں میں بانٹ کر انسان اور انسان میں تفریق کی گئی تھی۔رنگ ونسل کے اعتبار سے انسان کو چھوٹا بڑا سمجھا گیا تھا اور عورت کو معاشرے کا ایسا جزو مانا گیا تھا کہ گویا وہ معاشرے کیلئے ایک فضول کا بوجھ ہے۔اور یہی وہ چیزیں ہیں جن سے معاشرے میں بے چینی اور بدامنی پھیلتی اور جس کے نتیجہ میں فساد اور بگاڑ جنم لیتا ہے۔معاشرہ مختلف مصائب کا شکار ہوجاتا ہے۔اور قومیں اذیتوں کو برداشت کرتی ہیں اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس آخری خطبہ حجۃ الوداع کو یاد رکھا جانا چاہئے جس نے دنیا میں بین الاقوامی اتفاق واتحاد اور یکجہتی کی بنیاد ڈالی۔آپؐ نے فرمایا:۔

”اے لوگو! میری بات کو اچھی طرح سنو! کیونکہ میں نہیں جانتا کہ اس سال کے بعد کبھی بھی میں تم لوگوں کے درمیان اس میدان میں کھڑے ہوکر کوئی تقریر کروں گا۔تمہاری جانوں اور تمہارے مالوں کو خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے کے حملہ سے قیامت تک کیلئے محفوظ قرار دیا ہے۔خدا تعالیٰ نے ہر شخص کیلئے وراثت میں اس کا حصہ مقرر کردیا ہے۔کوئی وصیت ایسی جائز نہیں جو دوسرے وارث کے حق کو نقصان پہنچائے جو بچہ جس کے گھر میں پیدا ہو وہ اس کا سمجھا جائے گا اور اگر کوئی بدکاری کی بناء پر اس بچہ کا دعویٰ کرے گا تو وہ خود شرعی سزا کا مستحق ہوگا۔جو شخص کسی کے باپ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے یا کسی کو جھوٹے طور پر اپنا آقا قرار دیتا ہے۔خدا اور اس کے فرشتوں اور بنی نوع انسان کی لعنت اس پر ہے۔اے لوگو! تمہارے کچھ حق تمہاری بیویوں پر ہیں اور تمہاری بیویوں کے کچھ حق تم پر ہیں۔اُن پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ عزت کی زندگی بسر کریں اور ایسی کمینگی کا طریق اختیار نہ کریں جس سے خاوندوں کی قوم میں بے عزتی ہو۔اگر وہ ایسا کریں تو تم (جیسا کہ قرآن کریم کی ہدایت ہے کہ باقاعدہ تحقیق اور عدالتی فیصلہ کے بعد ایسا کیا جاسکتا ہے) انہیں سزا دے سکتے ہو۔مگر اس میں بھی سختی نہ کرنا۔لیکن اگر وہ کوئی ایسی حرکت نہیں کرتیں جو خاندان اور خاوند کی عزت کو بٹہ لگانے والی ہو تو تمہارا کام ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کی خوراک اور لباس وغیرہ کا انتظام کرو اور یاد رکھو کہ ہمیشہ اپنی بیویوں سے اچھا سلوک کرنا۔کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کی نگہداشت تمہارے سپرد کی ہے۔عورت کمزور وجود ہوتی ہے اور وہ اپنے حقوق کی خود حفاظت نہیں کرسکتی۔تم نے جب ان کے ساتھ شادی کی تو خدا تعالیٰ نے تم کو ان کے حقوق کا ضامن بنایا تھا۔اور خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت تم ان کو اپنے گھروں میں لائے تھے (پس خدا تعالیٰ کی ضمانت کی تحقیر نہ کرنا اور عورتوں کے حقوق کے ادا کرنے کا ہمیشہ خیال رکھنا) اے لوگو! تمہارے ہاتھوں میں ابھی کچھ جنگی قیدی بھی باقی ہیں۔میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو وہی کھلانا جو تم خود کھاتے ہو اور اُن کو وہی پہنانا جو تم خود پہنتے ہو۔اگر ان سے کوئی ایسا قصور ہوجائے جو تم معاف نہیں کرسکتے تو ان کو کسی اور کے پاس فروخت کردو کیونکہ وہ خدا کے بندے ہیں اور اُن کو تکلیف دینا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔اے لوگو! جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں سنو اور اچھی طرح اس کو یاد رکھو۔ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔تم سب ایک ہی درجہ کے ہو۔تم تمام انسان خواہ کسی قوم اور کسی حیثیت کے ہو،انسان ہونے کے لحاظ سے ایک درجہ رکھتے ہو یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملادیں اور کہا جس طرح دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں برابر ہیں اسی طرح تم بنی نوع انسان آپس میں برابر ہو۔تمہیں ایک دوسرے پر فضیلت اور درجہ ظاہر کرنے کا کوئی حق نہیں۔تم آپس میں بھائیوں کی طرح ہو۔پھر فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے آج کونسا مہینہ ہے...... ؟ کیا تمہیں معلوم ہے یہ علاقہ کونسا ہے......؟ کیا تمہیں معلوم ہے یہ دِن کونسا ہے......؟ لوگوں نے کہا ہاں! یہ مقدس مہینہ ہے۔یہ مقدس علاقہ ہے اور یہ حج کا دن ہے،ہر جواب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس طرح یہ مہینہ مقدس ہے،جس طرح یہ علاقہ مقدس ہے،جس طرح یہ دن مقدس ہے،اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی جان اور اس کے مال کو مقدس قرار دیا ہے اور کسی کی جان اور کسی کے مال پر حملہ کرنا ایسا ہی ناجائز ہے جیسے کہ اس مہینہ،اس علاقہ اور اس دن کی ہتک کرنا،یہ حکم آج کیلئے نہیں۔کل کیلئے نہیں بلکہ اس دن تک کیلئے ہے کہ تم خدا سے جاکر ملو۔پھر فرمایا: یہ باتیں جو میں تم سے آج کہتا ہوں۔ان کو دنیا کے کناروں تک پہنچادو کیونکہ ممکن ہے کہ جو لوگ آج مجھ سے سن رہے ہیں،اُن کی نسبت وہ لوگ ان پر زیادہ عمل کریں جو مجھ سے نہیں سن رہے“۔

یہ مختصر خطبہ بتاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان کے درمیان انصاف اور امن کیسا مدنظر تھا۔
(بحوالہ”نبیوں کا سردار“مؤلفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ۔صفحہ ۲۱۶۔۲۱۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو مخاطب کرکے فرمایا اور ان کے حوالے سے تمام انسانوں کو مخاطب فرمایا ہے:

اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰه فَأَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰه مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ۔(بیہقی)

کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے اور اللہ کے نزدیک مخلوق میں سے بہترین وہ ہے جو اس کے کنبہ سے احسان کا سلوک کرے اور جہاں تک احسان کا سلوک ہے یہ بات پہلے مرحلہ میں نہیں آسکتی۔اسلام انسانوں کے پہلے مرحلہ پر انصاف کا حکم دیتا ہے اور جب کوئی انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا شروع کردے تو تب ہی وہ احسان کی سیڑھی پر چڑھ سکتا ہے۔انصاف تو یہ ہے کہ اگر ہم کسی مزدور کیلئے سو روپیہ یومیہ اُجرت طے کریں تو شام ہوتے ہی اُس کو سو روپیہ ادا کردیا جائے اور اس کے تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

اَعْطُوا الأَ جِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَجِفَّ عِرْقُهٗ۔

کہ مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کردو۔مقصد یہ ہے کہ اُجرت ادائیگی میں ٹال مٹول ہرگز نہیں کرنی چاہئے بلکہ کام پورا ہوتے ہی فوری ادائیگی ضروری ہے۔

اس کے بعد اسلام احسان کا حکم دیتا ہے کہ جو مزدوری طے کی ہے اس کے علاوہ بھی اس کی دل کی خوشی کیلئے کچھ دو۔مثال کے طور پر اگر ہم نے صرف سو روپیہ مزدوری طے کی ہے اور شام کو جاتے وقت اگر ہم سو روپیہ دینے کے ساتھ ساتھ اس کو چائے کی پیالی بھی پیش کردیں تو یہ عدل کے اوپر احسان کہلائے گا لیکن قرآن مجید اس سے بھی اوپر انسانوں کو لے کر جانا چاہتا ہے وہ ہر انسان کو حکم دیتا ہے کہ وہ دوسرے بنی نوع انسان کے ساتھ ایسا سلوک کرے جیسے ایک رشتہ دار دوسرے رشتہ دار کے ساتھ رحمی رشتے کی وجہ سے سلوک کرتا ہے اس تعلق میں ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔

یعنی اللہ عدل کا اور احسان کا اور رشتہ داروں پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ تم عبرت حاصل کرو۔

پس یہ ہے اسلام کی عدل واحسان اور محبت ورواداری کی تعلیم۔کاش! دنیا اس پر عمل کرے اور اپنے ہی پیدا کردہ خطرات سے محفوظ ومامون ہوجائے۔

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

گناہ کی ظاہری صورت سے بھی بچو اور اس کے باطن سے بھی۔

نماز سے انسان ظاہری اور باطنی فواحش سے محفوظ رہتا ہے۔

وہ جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں۔

بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی گناہ کی طرف لے جاتی ہے۔

مکرم سمیع اللہ صاحب ابن مکرم ممتاز احمد صاحب (شہداد پور ضلع سانگھڑ) کی شہادت۔

شہید مرحوم کے خصائل حمیدہ کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 5رفروری 2010ء بمطابق 5رتبلیغ 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـاَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ـاَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـمٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ـ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ـصِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ـوَذَرُوْا ظَاهِرَالْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ـ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ـ(الانعام:121)

اور تم گناہ کے ظاہر اور اس کے باطن (دونوں) کو ترک کر دو۔ یقیناً وہ لوگ جو گناہ کماتے ہیں وہ ضرور اس کی جزا دیئے جائیں گے جو (بُرے کام) وہ کرتے تھے۔ اس آیت میں اِثْم کا لفظ دو مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اِثْم کے لغوی معنی ہیں گناہ یا جرم یا کسی بھی قسم کی غلطی یا حدود کو توڑنا یا ایسا عمل جو نافرمانی کرواتے ہوئے سزا کا مستحق بنائے۔ یا ایسا عمل یا سوچ جو کسی کو نیکیاں بجالانے سے روکے رکھے۔ یا کوئی بھی غیر قانونی حرکت۔ ذَنْب ایک لفظ ہے جس کا معنی بھی گناہ کا ہے لیکن اہل لغت کے نزدیک ذَنْب اور اِثْم میں یہ فرق ہے کہ بعض یہ کہتے ہیں کہ ذَنْب ارادۃً بھی اور غیر ارادی طور پر دونوں طرح ہوسکتا ہے۔ لیکن اِثْم جو ہے وہ عموماً ارادۃً ہوتا ہے۔

بہرحال اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اِثْم کے حوالے سے دو باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک حکم یہ ہے کہ تم گناہ کی ظاہری صورت سے بھی بچو اور اس کے باطن سے بھی بچو۔ ہر کام کرنے سے پہلے غور کرو۔ بعض چیزیں اور بعض عمل ایسے ہوتے ہیں جو واضح طور پر نظر آ رہے ہوتے ہیں کہ غلط ہیں اور یہ شیطانی کام ہیں۔ لیکن دوسری قسم کے وہ عمل یا باتیں بھی ہیں جو بظاہر تو اچھے نظر آ رہے ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ بدنتائج پر منتج ہوتے ہیں۔ ان کی اصل حقیقت چھپی ہوتی ہے۔ شیطان کہتا ہے کہ یہ کام کرلو کوئی ایسا بڑا گناہ نہیں لیکن کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ اس کام سے یہ ایسا گند ہے جس میں پھنس گیا ہوں اس سے نکلنا مشکل ہے۔ اور پھر ایسا چکر چلتا ہے کہ ایک کے بعد دوسرا گناہ سرزد ہوتا چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ پر چلنے والے کا کام ہے کہ ظاہر برائیاں جو ہیں ان پر بھی نظر رکھے اور باطن اور حقیقی برائیاں جو ہیں جن کے بدنتائج نکل سکتے ہیں ان پر بھی نظر رکھے۔ ہر کام کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ سے مدد چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچائے، جو بھی اس کام میں شر ہے اس سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف ظاہری حسن دیکھ کر کسی کام کے کرنے پر تیار نہ ہو جاؤ، اس پر آمادہ نہ ہو جاؤ، کسی چیز کو دیکھ کر اس کے حسن کو دیکھ کر اس پہ مرنے نہ لگو۔ بلکہ جہاں شبہات کا امکان ہے وہاں اچھی طرح چھان پھٹک کرلو اور ہر کام کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی اور مدد چاہو۔ اس سے کام میں ایک تو برکت پڑتی ہے اور برائیوں میں ڈوبنے سے یا برائیوں کے بداثرات سے انسان بچتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ اس کو ہر شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

دوسری بات یہ واضح فرمادی کہ اگر زندگی میں ہر کام میں تقویٰ کو سامنے نہیں رکھو گے، پھونک پھونک کر قدم نہیں اٹھاؤ گے، حلال، حرام کے فرق کو نہیں سمجھو گے تو پھر گناہ کا ارتکاب کرو گے۔ جو بھی گناہ کرو گے اس کی سزا ملے گی۔ یہ بہانے کام نہیں آئیں گے کہ ہمیں پتہ نہیں چلا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلی آیت میں ایک اصولی بات یہ بیان فرمادی کہ بہت سے لوگ اپنی خواہشوں کے مطابق لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اس لئے تمہیں ہوشیار ہونا چاہئے حلال حرام کے فرق کو پہچانو۔ جس کام سے خدا تعالیٰ نے روکا ہے اس سے رک جاؤ۔ اِثْم کا لفظ استعمال فرما کر واضح فرمادیا کہ اس ہدایت کے باوجود اگر تم باز نہیں آتے اور غلط راستے پر چلانے والوں کی باتوں میں آتے ہو تو یہ ایسا گناہ ہے جو ظاہر ہے پھر تم جان بوجھ کر کر رہے ہو۔ اور جو گناہ جان بوجھ کر کئے جائیں وہ سزا کا مورد بنا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اِثْم، گناہ کے حوالے سے قرآن کریم میں متعدد احکامات دیئے ہیں جن میں سے بعض اور بھی مَیں یہاں بیان کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف میں اس بات کی یوں وضاحت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (الاعراف:34) تو کہہ دے کہ میرے ربّ نے محض بے حیائی کی باتوں کو حرام قرار دیا ہے وہ بھی جو اس میں سے ظاہر ہو اور وہ بھی جو پوشیدہ ہو۔ اسی طرح گناہ اور ناحق بغاوت کو بھی اور اس بات کو بھی کہ تم اس کو اللہ کا شریک ٹھہراؤ جس کے حق میں اس نے کوئی حجت نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرو جن کا تمہیں کوئی علم نہیں ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اس بات کو مزید واضح فرمایا کہ تمام قسم کے غلط اور شیطانی کام کی اسلام سختی سے مناہی فرماتا ہے۔ ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ ان باتوں کی تلاش میں رہے کہ کون سے کام تقویٰ پر چلانے والے ہیں اور کون سے کام تقویٰ سے دور لے جانے والے ہیں اور خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والے ہیں۔ بیشک بعض غلط کام انسان سے پوشیدہ بھی ہوتے ہیں اور شیطان اس تلاش میں ہے کہ کب مَیں ابن آدم کو آدم کی طرح ورغلاؤں اور ان گناہوں کی طرف راغب کروں۔ اور ایسے خوبصورت طریق سے ان غلط کاموں اور گناہوں کا حُسن اس کے سامنے پیش کروں کہ وہ غلطی نہیں بلکہ اسے اچھا سمجھتے ہوئے اسے کرنے لگے اور پھر ان برائیوں میں ڈوب کر ان کو کرتا چلا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہوشیار کر دیا کہ ان سے بچو یہ حرام چیزیں ہیں۔ یہ تمہیں سزا کا مستوجب ٹھہرائیں گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ (الاعراف:34) کہ میرے ربّ نے بے حیائی کی باتوں کو حرام قرار دیا ہے۔ خواہ وہ ظاہری بے حیائیاں ہیں اور بداعمال ہیں یا چھپی ہوئی بے حیائیاں ہیں یا بُرے اعمال ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ بے حیائی کی باتیں حرام ہیں بات ختم نہیں کر دی بلکہ جہاں بے حیائی کی باتوں کی نشاندہی فرمائی ہے کہ کون کون سی باتیں بے حیائی کی باتیں ہیں وہاں اس کا علاج بھی بتایا ہے کہ فواحش سے تم کس طرح بچ سکتے ہو ایک جگہ فرمایا کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت:46) کہ یقیناً نماز فحشاء اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ اور کیونکہ بے حیائی اور فحشاء اس زمانہ میں تو خاص طور پر ہر وقت انسان کو اپنے روزمرہ کے معاملات میں نظر آتے رہتے ہیں اور اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے پانچ وقت کی نمازیں رکھ کر ان سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہنے کا راستہ دکھایا اور اس کی تلقین فرمائی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”نماز کیا ہے؟ ایک قسم کی دعا ہے جو انسان کو تمام برائیوں اور فواحش سے محفوظ رکھ کر حسنات کا مستحق اور

انعام الٰہیہ کا مورد بنا دیتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ اللہ اسم اعظم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام صفات کو اس کے تابع رکھا ہے۔ اب ذرا غور کرو‘‘۔ فرمایا ’’اب ذرا غور کرو۔ نماز کی ابتدا اذان سے شروع ہوتی ہے۔ اذان اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی اللہ کے نام سے شروع ہو کر لَااِلٰـہَ اِلَّا الـلّٰہُ یعنی اللہ ہی پر ختم ہوتی ہے۔ یہ فخر اسلامی عبادت ہی کو ہے کہ اس میں اوّل و آخر اللہ تعالیٰ ہی مقصود ہے نہ کچھ اور‘‘۔ فرمایا کہ ’’مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس قسم کی عبادت کسی قوم اور ملت میں نہیں ہے۔ پس نماز جو دعا ہے اور جس میں اللہ کو جو خدائے تعالیٰ کا اسم اعظم ہے مقدم رکھا ہے۔ ایسا ہی انسان کا اسم اعظم استقامت ہے۔ اسم اعظم سے مراد یہ ہے کہ جس ذریعہ سے انسانیت کے کمالات حاصل ہوں‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 37 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرے پر غور کریں کہ انسان کا اسم اعظم استقامت ہے تو ایک کوشش کے ساتھ اُس نماز کی تلاش میں رہیں گے جو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے تو اسے وہ نماز ادا کرنے کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھتی ہے، جو فحشاء سے روکتی ہے، جو حسنات کا وارث بناتی ہے۔ ظاہری اور باطنی فواحش سے انسان محفوظ رہتا ہے۔ ایسی نمازوں کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری مزید راہنمائی فرمائی ہے۔ فرمایا کہ:

’’نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔...... نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے مگر...... اس طرح کی نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا اور جب تک انسان دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع اور خضوع پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 403 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس ہمیں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی یاد سے اپنے دلوں کو بھرنے کی ضرورت ہے تا کہ آج دنیا میں فحشاء اور بے حیائیوں کے جو ہر طرف نظارے نظر آتے ہیں ان سے ہم بچے رہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر شیطان ہمیں ایسے گناہوں کی طرف لے جاتا ہے جو اِثْــم کہلاتے ہیں، جن میں انسان ڈوبتا چلا جاتا ہے، جو ہمیں اپنے فرائض کے بجالانے سے روکے رکھتے ہیں، غلطیوں پر غلطیاں سرزد ہوتی چلی جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ بغاوت سے بھی بچو۔ یہ بھی حرام ہے۔ اگر احساس پیدا نہ کیا تو تمام حدود قیود جو ہیں ان کو تم توڑ دو گے۔ تمہیں احساس نہیں رہے گا کہ کون سے عمل احسن ہیں اور صالح ہیں اور کون سے غیر صالح۔ بعض نمازیں پڑھنے والے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑ رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نمازوں کا صحیح مقام حاصل کرنے کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی مدد اور استعانت کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ہر وقت خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو پاک رکھنے کی ضرورت ہے۔ پس جب یہ صورتحال پیدا ہو گی تبھی ایک مومن حقیقی مومن کہلائے گا اور بے حیائی کی باتوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکے گا۔

پھر سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ اس کے حوالہ سے بعض اور برائیوں کا بھی ذکر فرماتا ہے۔ فرمایا کہ یَسْـئَـلُـوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ۔ قُلْ فِیْھِمَـا اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّ مَنَا فِعُ لِلنَّاسِ۔ وَاِ ثْمُھُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِھِمَا (البقرۃ:220) کہ وہ تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں تُو کہہ دے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے فوائد بھی۔ اور دونوں کا گناہ (کا پہلو) جو ہے ان کے فائدے سے بڑھ کر ہے۔

شراب اور جوئے کے بارہ میں پہلے فرمایا کہ ان میں بڑا گناہ ہے۔ اور پھر فرمایا کہ ان میں خدا تعالیٰ نے فوائد بھی رکھے ہیں لیکن فرمایا کہ اس کا گناہ جو ہے اس کے فائدہ سے بڑھ کر ہے۔ اس آیت کے آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے نشانات کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم سوچ اور فکر سے کام لو۔

پس واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز جو بنائی ہے بیشک اس کے فوائد بھی ہوتے ہیں اور نقصان بھی۔ اس لئے یہ اصولی بات یاد رکھو کہ جس چیز کے نقصان اس کے فائدے سے زیادہ ہوں اس کے استعمال سے بچو اور یہ دونوں چیزیں جؤا اور شراب تو ایسے ہیں جو اِثْمِ کَبِیْر ہیں۔ ان میں بڑے بڑے گناہ ہیں۔ باوجود فائدہ کے یہ گناہ میں بڑھانے والے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے اِثْم کے لغوی معنوں میں بتایا تھا اور قرآن کریم میں بھی ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ یَّـفْـعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا (الفرقان:69) یعنی اپنے گناہ کی سزا بھگتے گا۔ پس باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جوئے اور شراب میں فائدہ بھی ہے، یہ کھول کر بیان کر دیا کہ تم غور کرو لیکن غور اس بات پر نہیں کہ مَیں تھوڑا فائدہ اٹھاؤں یا زیادہ۔ یہ دیکھوں کہ اس میں فائدہ ہے کہ نہیں ہے۔ غور اس بات پر کرنا ہے کہ اگر مَیں نے اس کو استعمال کیا یا یہ کام کیا تو گناہگار بنوں گا اور سزا کا سزاوار ٹھہروں گا۔ کیونکہ اِثْـمُـھُـمَـا اَکْبَـر کہہ کر بتا دیا کہ تمہیں اس کے جرم کی سزا ملے گی۔ اور یہ ایسا گناہ ہے جس میں ایک دفعہ انسان پڑتا ہے تو پھر پڑتا چلا جاتا ہے۔ جان بوجھ کر اس گڑھے میں گرتا چلا جاتا ہے۔ دونوں کاموں کے کرنے کا ایک نشہ، ایک چاٹ لگ جاتی ہے اور یوں بغاوت کا رویہ اختیار کرتے ہوئے سزا کا بھی مستحق بن جاتا ہے۔ تو دونوں چیزیں ہی ایسی ہیں جس میں انسان اپنے پاکیزہ مال کو بھی ضائع کر رہا ہوتا ہے اور نہ صرف یہ کہ پاکیزہ مال ضائع کر رہا ہوتا ہے بلکہ حرام مال جو ہے اس کو اپنے طیب مال میں شامل کر کے تمام مال کو ہی حرام بنا لیتا ہے۔ جؤا کھیلنے والا مال ضائع کر دیتا ہے۔ شراب پینے والا جو ہے وہ شراب میں مال ضائع کر دیتا ہے۔ اپنی صحت برباد کر لیتا ہے۔ قرآن کریم میں دوسری جگہ واضح طور پر منا ہی کر کے بتایا کہ شراب، جوئے اور قرعہ اندازی کے تیر جو ہیں یہ سب شیطانی کام ہیں جو نیکیوں سے روکتے ہیں، اعلیٰ اخلاق سے روکتے ہیں۔ عبادات سے روکتے ہیں۔

سورۃ مائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَ نْصَابُ وَالْاَ زْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ۔ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ۔ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا۔ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ۔ (المائدہ:91-93) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جؤا اور بت (پرستی) اور تیروں سے قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ پس ان سے پوری طرح بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ یقیناً شیطان چاہتا ہے کہ نشے اور جوئے کے دوران تمہارے درمیان بغض اور عناد پیدا کر دے اور تمہیں ذکر الٰہی اور نماز سے باز رکھے تو کیا تم باز آ جانے والے ہو؟ اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور (برائی سے) بچتے رہو اور اگر تم پیٹھ پھیر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف پیغام پہنچانا ہے۔

آجکل ان ملکوں میں شراب جُوا تو عام ہے بلکہ اب تو ہر جگہ ہے۔ جہاں پابندیاں ہیں وہاں بھی بعض ایسی جگہیں ہیں جہاں لوگ جا کر پیتے ہیں۔ ان ملکوں میں تو ہر جگہ نہ صرف یہ کہ عام ہے بلکہ کسی نہ کسی طریق سے اس کی تحریص بھی کروائی جاتی ہے۔ ہر سروس سٹیشن پر یا ہر بڑے سٹور پر جوئے کی مشینیں نظر آتی ہیں۔ کسی نہ کسی رنگ میں اس میں جؤا کھیلا جاتا ہے اور جہاں تک شرک کا سوال ہے اگر ظاہری بت نہ بھی ہوں تو نفس کے بہانوں کے بہت سے بت انسان نے تراش لئے ہیں۔ باوجود ایمان لانے کے بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جن کی انسان پرواہ نہیں کرتا۔ اور پھر یہ جو بت ہیں، بعض ایسے جو مخفی شرک ہیں یہ عبادات میں روک بنتے ہیں، نمازوں میں روک بنتے ہیں۔ نمازیں جو فحشاء کو دور کرنے والی ہیں ان کی ادائیگی میں روک بن جاتے ہیں۔ پھر تیروں سے قسمت نکالنا ہے اور آج کل اس کی ایک صورت لاٹری کا نظام بھی ہے اس میں بھی لوگ بے پرواہ ہیں۔ زیادہ تر پرواہ نہیں کرتے اور لاٹری کے ٹکٹ خرید لیتے ہیں۔ یہ چیز بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سب شیطانی کام ہیں۔ پس ایک حقیقی مومن کا کام ہے کہ عبادات میں استقامت دکھائے۔ نیک اعمال بجالانے کی کوشش میں استقامت دکھائے۔ برائیوں اور بے حیائیوں سے بچنے کے لئے استقامت دکھائے اور یہ استقامت اس وقت آئے گی جب اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نمازوں کی طرف توجہ ہو گی۔

پھر نیکی اور تقویٰ میں بڑھنے اور گناہوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک جگہ اس طرح حکم فرمایا ہے کہ فرمایا تَـعَـاوَنُـوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی۔ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ وَاتَّقُوا اللّٰہ۔ اِنَّ الـلّٰـہَ شَـدِیْدُ الْعِقَابِ (المائدہ:3) کہ نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے کہ اس میں پہلے یہ بیان کر کے کہ دشمن کی زیادتی اور دشمنی بھی تمہیں کسی قسم کی زیادتی پر آمادہ نہ کرے، پھر فرمایا کہ نیکی اور تقویٰ میں ہمیشہ تمہارا تعاون رہے۔ اصل تقویٰ تو ایک مومن کے اندر ہے اور ہونا چاہئے۔ پس نیکی کے کاموں میں تقویٰ سے کام لیتے ہوئے تعاون ہمیشہ جاری رہنا چاہئے اور تقویٰ ہی ہے جو پھر مزید نیکیوں کے بیج بوتا چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی چیز ایک مومن کو بار بار دوہرانے کی ضرورت ہے اور دوہرانی چاہئے تو وہ نیکیوں کی طرف توجہ اور نیکیوں کا فروغ ہے۔ اور اگر کسی چیز سے بچنا ہے تو وہ گناہ اور زیادتی ہے۔ ایک مومن کی شان نہیں کہ اِثْم اس سے سرزد ہو۔ ایسا گناہ سرزد ہو جو جان بوجھ کر کیا جائے۔ جو زیادتی کرنے والوں سے زیادتی کرواتا چلا جائے۔ زیادتی کرنے والوں کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ مَیں کیا کر رہا ہوں۔ وہ ظلموں کی انتہا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اِثْم اور عُدْوَان یا بار بار کئے جانے والے گناہ اور زیادتی سے نہیں رکو گے تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ سزا دینے میں بڑا سخت ہے۔ ایسی خوبصورت تعلیم ہوتے ہوئے پھر یہ الزام اسلام پر لگایا جاتا ہے کہ ظلم و زیادتی سے اسلام پھیلا ہے اور اسلام زیادتی کرتا ہے اور ظلم کرتا ہے اور آئے دن کہیں نہ کہیں ان ملکوں میں اسلام کے خلاف کچھ نہ کچھ شوشے چھوڑے جاتے ہیں۔ لیکن آج کل اگر ہم دیکھیں تو مغرب میں کیا ہو رہا ہے۔ عراق وغیرہ پر یا بعض اور ملکوں میں جو ظلم کئے جا رہے ہیں، عراق کے ظلموں کا حال تو ہم نے سن لیا جو پبلک انکوائری ہو رہی ہے اس میں بہت ساروں نے تسلیم کیا کہ یہ ظلم تھا اور ہے لیکن ظلم کے باوجود بعض ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ بالکل ٹھیک ہوا ہے اور ہونا چاہئے تھا۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ نہیں، تقویٰ کا یہ کام نہیں۔ جہاں تمہاری غلطی ہے اس غلطی کو مانو اور جہاں صلح صفائی کی ضرورت ہے یا نیک کاموں میں بڑھنے کی ضرورت ہے وہاں تقویٰ سے کام لیتے ہوئے نیکیوں کو پھیلاؤ۔ زیادتیوں سے اپنے آپ کو روکو اور اگر یہ نہیں ہو گا تو پھر یہ چیز اللہ تعالیٰ کی نظر میں ایک مومن کو سزا کا مستحق بناتی ہے۔ جب غیروں کو اس قدر تاکید ہے تو اپنوں سے حسن سلوک کس قدر ہونا چاہئے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور اُن کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب

بات ہے کہ دو بھائی ہیں ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے۔ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی (المائدہ:3) کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ، عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ اُن کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو، کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے"۔

فرمایا: "دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہئے بلکہ اجماع میں چاہئے کہ قوت آجاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں...... کیوں نہیں کیا جاتا ہے کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی، محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے اور تمام عادتوں پر رحم اور ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں......۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں...... خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق و نعمت اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 265-263 جدید ایڈیشن)

پس یہ وہ اعلیٰ اخلاق ہیں جو نیکی اور تقویٰ میں بڑھانے والے ہیں اور گناہ سے بچاتے ہیں اور زیادتی سے روکتے ہیں۔ عبادتوں سے جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے تو یہ اعلیٰ اخلاق جو ہیں ان سے پھر حقوق العباد کی طرف توجہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ پھر ایک بہت بڑی برائی کی طرف خدا تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلاتے ہوئے یہ حکم فرمایا کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ۔ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ ۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ۔ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ (الحجرات:13) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بکثرت ظن سے اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ مومنوں میں محبت، پیار اور بھائی چارہ پیدا کرنا چاہتا ہے اور یہ حسن ظن سے پیدا ہوتا ہے۔ پس فرمایا کہ بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی گناہ کی طرف لے جاتی ہے، جو نہ صرف انسان کی اپنی ذات کے لئے نقصان دہ ہے بلکہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جو معاشرے کے امن کو بھی برباد کر دیتا ہے۔ دلوں میں دوریاں پیدا ہوتی ہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے اسے بہت بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ ایک ایسا گناہ جو انسان بعض اوقات اپنی اَنا کی تسکین کے لئے کر رہا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ تجسس نہ کرو، تجسس بھی بعض اوقات بدظنی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور جب انسان کسی کے بارہ میں تجسس کر رہا ہوتا ہے اس کے بعد بھی جب پوری معلومات نہیں ملتیں تو جو معلومات ملتی ہیں انہی کو بنیاد بنا کر پھر بدظنّیاں اور بڑھ جاتی ہیں اور بدظنی میں بعض اوقات انسان اتنا اندھا ہو جاتا ہے کہ بعض لوگوں کی حالت دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ بڑے بڑے پڑھے لکھے بھی ہیں، خدمت کرنے والے بھی ہیں اور ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو جاہل اجڈ عورتیں بھی نہیں کرتی ہوں گی۔ چھوٹے چھوٹے شکووں کو اتنا زیادہ اپنے اوپر سوار کر لیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری زندگی میں اس سے بڑی بات ہی کوئی نہیں ہے۔ اور اس سے نہ صرف اپنے کاموں میں حرج کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسی سوچوں کے ساتھ اپنی زندگی بھی اجیرن کر رہے ہوتے ہیں بلکہ اِدھر اُدھر باتیں کر کے جس کے خلاف شکوہ ہوتا ہے اس کی زندگی بھی اجیرن کر رہے ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ایسے معاملات میرے پاس بھی آجاتے ہیں اور جب تحقیق کرو تو کچھ بھی نہیں نکلتا۔ بڑی معمولی سی بات ہوتی ہے۔ پھر بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا شکایت کرنے والے کے ساتھ براہ راست معاملہ بھی نہیں ہوتا۔ ادھر سے بات سنی ادھر سے بات سنی، تجسس والی طبیعت ہے شوق پیدا ہوا کہ مزید معلومات لو اور ادھ پچدی جو معلومات ملتی ہیں ان کو پھر فوراً اپنے پاس سے حاشیہ آرائی کر کے اچھالا جاتا ہے۔ تو جب کسی کے بارہ میں باتیں کی جاتی ہیں اور انہیں اچھالا جاتا ہے تو اس شخص بیچارے کی زندگی اجیرن ہوئی ہوتی ہے کیونکہ اس ماحول میں اس کو دیکھنے والا ہر شخص ایسی نظر سے دیکھ رہا ہوتا ہے جیسے وہ بہت بڑا گناہگار انسان ہے۔ وہ چھپتا پھرتا ہے۔ بعض دفعہ ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ بہر حال یہ ایک ایسا گناہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ ہر احمدی کو اس سے بچنا چاہئے۔

پھر غیبت ایک گناہ ہے جس سے اصلاح کی بجائے معاشرے میں بدامنی کے سامان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس گندے فعل سے کراہت دلاتے ہوئے فرمایا کہ تم تو آرام سے غیبت کر لیتے ہو۔ یہ سمجھتے ہو کہ کوئی بات نہیں، بات کرنی ہے کر لی۔ زبان کا مزا لینا ہے لے لیا۔ یا کسی کے خلاف زہر اگلنا ہے اگل دیا۔ لیکن یاد رکھو یہ ایسا مکروہ فعل ہے ایسی مکروہ چیز ہے جیسے تم نے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا لیا۔ اور کون ہے جو اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے کراہت نہ کرے۔ غیبت یہی ہے کہ کسی کی برائی اس کے پیچھے بیان کی جائے۔ پس اگر اس شخص کی اصلاح چاہتے ہو جس کے بارہ میں تمہیں کوئی شکایت ہے تو علیحدگی میں اسے سمجھاؤ تا کہ وہ اپنی اصلاح کر لے اور پھر بھی اگر نہ سمجھے تو پھر اصلاح کے لئے متعلقہ عہدیدار ہیں، نظام جماعت ہے، امیر جماعت ہے اور اگر کسی وجہ سے کوئی مصلحت آڑے آرہی ہے یا تسلی نہیں ہے تو مجھ تک پیغام پہنچایا جا سکتا ہے۔ بعض لوگ مجھے شکایت کرتے ہیں لیکن ان شکایتوں سے صاف لگ رہا ہوتا ہے کہ اصلاح کی بجائے اپنے دل کا غبار نکال رہے ہیں اور پھر اکثر یہی ہوتا ہے کہ شکایت کرنے والے اپنا نام نہیں لکھتے صرف ایک احمدی یا ایک ہمدرد لکھ دیتے ہیں نیچے یا پھر ایسا نام اور پتہ لکھتے ہیں جس کا وجود ہی نہیں ہوتا جو بالکل غلط ہوتا ہے۔ ایسے لوگ سوائے میرے دل میں کسی کے خلاف گرہ پیدا کرنے کی کوشش کے اور کچھ نہیں کر رہے ہوتے۔ اور اس میں بھی وہ کامیاب نہیں ہوتے۔ کیونکہ نام چھپانے سے ایک تو صاف پتہ چل رہا ہوتا ہے کہ کوئی ہمدرد نہیں ہے بلکہ صرف کسی دوسرے کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ عموماً تو ایسے خطوں پر کوئی کارروائی نہیں ہوتی اور میرا کام تو ویسے بھی یہ ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے پہلے تحقیق کرواؤں، پتہ کروں اور جس کا نام پتہ ہی نہیں اس کی تحقیق بھی نہیں ہوسکتی۔ لیکن اگر کسی کو سزا ہو بھی تو میرے دل میں اس کے خلاف نفرت کبھی نہیں پیدا ہوئی، نہ کوئی گرہ پیدا ہوتی ہے بلکہ دکھ ہوتا ہے کہ ایک احمدی کو کسی بھی وجہ سے سزا ہوئی ہے۔ بہر حال ایک احمدی کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاتَّقُوا اللّٰہَ کہ تقویٰ اختیار کرو۔ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جن کو اس قسم کی بدظنیوں کی یا تجسس کی یا غیبت کی عادت ہے اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور اللہ تعالیٰ کا خوف کریں۔ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احساس ندامت لے کر میرے پاس آؤ گے تو مَیں تمہاری توبہ قبول کروں گا اور تمہارے ساتھ رحم کا سلوک کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنونِ فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے۔ اگر نیک ظنّ کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔ جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزلِ مقصود پر پہنچنا مشکل ہے۔ بدظنی بہت بُری چیز ہے۔ انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنّی شروع کر دیتا ہے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 375 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں: "بدظنّی صِدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے۔ اس لئے تم اس سے بچو اور صدّیق کے کمالات حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرو"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 247 جدید ایڈیشن)

پھر فرمایا: "بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے۔ مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔

(شکوے شکایتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے) ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بڑا قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا (الحجرات:13)۔ خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔ ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو۔ یہ سب بُرے کام ہیں"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 654-653 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کی نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پر ہم عمل کرنے والے ہوں اور اس کی رضا کی جنتوں کو حاصل کرنے والے ہوں۔

آج بھی ایک افسوسناک خبر ہے۔ مکرم سمیع اللہ صاحب ابن مکرم ممتاز احمد صاحب شہداد پور ضلع سانگھڑ کو تین فروری کو شہداد پور میں شہید کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی وہاں الیکٹرک اور موٹر وائنڈنگ وغیرہ کی ایک دکان تھی۔ وہ شام کو بند کر کے واپس آرہے تھے اپنے گاؤں کے قریب پہنچے تو دو موٹر سائیکل والے قریب آئے پہلے ان کو روکا پھر ایک شخص نے راستہ پوچھا اور دوسرے نے ان کے سر پر پستول رکھ کر گولی چلا دی اور یہ وہیں موقع پر شہید ہو گئے۔ ان کی عمر 53 سال تھی۔ جماعت کے بڑے فعال رکن تھے۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد، سیکرٹری دعوت الی اللہ، زعیم انصار اللہ اور نائب ناظم انصار اللہ ضلع کی حیثیت سے بھی خدمت کرتے رہے۔ فعال داعی الی اللہ بھی تھے۔ دکان پر بغیر کسی خوف کے، باوجود مخالفت کے ایم ٹی اے لگوایا ہوا تھا۔ تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ جماعتی مذاکرے اور سوال و جواب کی مجلسیں بھی ان کے گھر پر ہوتی تھیں۔ ایمانی غیرت رکھنے والے بڑے بہادر اور نڈر انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کی دو شادیاں تھیں۔ ایک اہلیہ اور تین بیٹیاں اور ایک بیٹا کینیڈا میں ہیں اور دوسری شادی سے ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں جو ان کے پاس ہی تھے۔ اللہ تعالیٰ شہید کو اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو بھی صبر اور حوصلہ اور ہمت عطا فرمائے۔ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ نماز کے بعد انشاء اللہ ان کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی جائے گی۔

☆☆☆

شرک سے اجتناب اور رشتہ ناطہ کے متعلق
حَکَم و عَدَل کا فیصلہ

(مکرم مولانا عبد المومن صاحب راشد، نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

ایک حدیث کے مطابق دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مبعوث ہوئے ہیں اُن میں ہر ایک نے بنی نوع انسان کو توحید ہی کا درس دیا اور ایک خدا سے محبت اور اُس کی عبادت کرنے کی تاکید وتلقین کی اور قرب الٰہی کی راہیں بتائیں اور سمجھائیں۔ جب ان انبیاء کرام کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلعم ظاہر ہوئے تو انہوں نے بھی وحدانیت کا پیغام دیا اور مذہب اسلام کو قبول کرنے والے کیلئے یہ بنیادی اور لازمی شرط قرار دی کہ وہ اس بات کی گواہی دے کہ خدا ایک ہے اُس کے سوا کوئی ہستی قابل پرستش ولائق عبادت نہیں ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلعم خدا کے صرف رسول ہیں۔

قرآن کریم اور احادیث میں مذکور پیشگوئیوں کے مطابق جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تو انہوں نے بھی مذہب اسلام کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان فرمایا:

''ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' (ازالہ اوہام صفحہ ۱۶۹)

قرآن شریف میں شرک کی قباحتوں اور مضرتوں پر نہایت وضاحت سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایک آیت کریمہ میں ارشاد خداوندی ہے کہ اِنَّ الشّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ (لقمان آیت ۱۴)

یعنی شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ اور ایک آیت میں ہے اِنّ اللّٰہ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُشْرِکْ باللّٰہ فَقَدِ افْتَرَیٰ اِثْمًا عَظِیْمًا (نسآء: ۹۹)

یعنی اللہ تعالیٰ (اس بات کو) ہرگز معاف نہیں کرے گا کہ (کسی کو) اس کا شریک قرار دیا جائے اور جو گناہ اس سے ادنیٰ ہو اُسے جس کے حق میں چاہے گا معاف کردے گا۔ اور جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا ہو تو (سمجھو کہ) اُس نے بڑی بدی کی بات بنائی۔

شرک سے بچنے کا تاکیدی حکم:

فرمان الٰہی ہے۔ وَاعبُدُوْا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوا بِہٖ شَیْئًا یعنی اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اُس کا شریک نہ بناؤ۔ (النساء: ۳۷)

اور ایک آیت میں ہے کہ وَوَصَّیْنَا الْاِنسَانَ بِوَالِدَ یْہِ حُسْنًا وَاِنْ جَاھَدَاکَ لِتُشْرِکَ بِیْ مَالَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْم فَلَا تُطِعْھُمَا ۔ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ یُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُونَ۔ (عنکبوت: ۹)

یعنی اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ (کہا ہے کہ) اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات میں بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک قرار دے حالانکہ اُس کا تجھے کوئی علم نہیں تو اُن دونوں کی فرمانبرداری نہ کر کیونکہ تم سب نے میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے اور میں تمہارے عمل (کی نیکی بدی) سے تم کو واقف کروں گا۔

احادیث نبوی میں بھی شرک کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں سے مطلع نہ کروں اور صحابہ کو متوجہ کرنے کیلئے یہ الفاظ تین دفعہ دوہرائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں رسول اللہ! آپ ضرور ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر سنو کہ سب سے بڑا گناہ خدا تعالیٰ کا شرک ہے اور پھر دوسرے نمبر پر سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی اور ان کی خدمت کی طرف سے غفلت برتنا ہے اور پھر یہ بات کہتے ہوئے آپؐ تکئے کا سہارا چھوڑ کر جوش کے ساتھ بیٹھ گئے اور پھر فرمایا: اچھی طرح سن لو اس کے بعد سب سے بڑا گناہ جھوٹ بولنا ہے اور آپ نے اپنے ان آخری الفاظ کو اتنی دفعہ دوہرایا کہ ہم نے آپ کی تکلیف کا خیال کرتے ہوئے دل میں کہا کہ کاش اب آپؐ خاموش ہوجائیں اور اتنی تکلیف نہ اُٹھائیں۔ (بخاری)

ایک اور حدیث میں ہے حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلعم فرماتے ہیں کہ اے مسلمانو! تمہیں سات تباہ کرنے والی باتوں سے ہمیشہ بچ کر رہنا چاہئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ سات باتیں کونسی ہیں ان میں سے آپؐ نے ایک فرمایا کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا۔ (بخاری)

قرآن وحدیث کی تعلیمات واحکامات کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت میں سب سے پہلے اس عہد واقرار کو شامل فرمایا ہے کہ

''بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہے گا۔''

توحید کامل کا پیغام دوسرے لوگوں تک پہنچانے کا حکم:

ابتدائے اسلام میں آنحضرت صلعم اور آپ کے جانثار وفدائی صحابہؓ نے اذن الٰہی سے توحید کا پیغام بنی نوع انسان تک پہچانے کیلئے ہر ممکن کوشش کی اور تبلیغ توحید کو فرض سمجھ کر ادا کیا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدo اَللّٰہُ الصَّمَد o لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدo۔ (سورہ اخلاص)

ترجمہ: ہم ہر زمانہ کے مسلمان کو حکم دیتے ہیں کہ تو دوسرے لوگوں سے کہتا چلا جا کہ اصل بات یہ ہے کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے، اللہ وہ ہستی ہے جس کے سب محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں، نہ اُس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے، اور (اُس کی صفات میں) اس کا کوئی بھی شریک کار نہیں۔

اس مختصر سورہ میں توحید کی تعلیم دوسروں تک پہنچانے کا بھی حکم ہے اور اس امر کی بھی تاکید ہے کہ شرک کی ہر ممکن صورت سے بچا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس اصل عبارت کو جو بقدر ایک سطر بھی نہیں۔ دیکھنا چاہئے کہ کس لطافت اور عمدگی سے ہر ایک قسم کی شراکت سے وجود حضرت باری کا منزہ ہونا بیان فرمایا اس کی تفصیل یہ ہے کہ شراکت از روئے حصر چار قسم پر ہے۔ کبھی شراکت عدد میں ہوتی ہے اور کبھی مرتبہ میں اور کبھی نسب میں اور کبھی فعل اور تاثیر میں۔ سو اس سورۃ میں اُن چار قسموں کی شرکت سے خدا کا پاک ہونا بیان فرمایا اور کھول کر بتلا دیا کہ وہ اپنے عدد میں ایک ہے۔ دو یا تین نہیں اور وہ صمد ہے یعنی اپنے مرتبہ وجوب و محتاج اللہ ہونے میں منفرد اور یگانہ ہے اور بجز اُس کے تمام چیزیں ممکن الوجود اور ہالکۃ الذات ہیں جو اُس کی طرف ہر دم محتاج ہیں اور وہ لم یلد ہے یعنی اُس کا کوئی بیٹا نہیں تا بوجہ بیٹا ہونے کے اُس کا شریک ٹھہر جائے اور وہ لم یولد ہے یعنی اُس کا کوئی باپ نہیں تو بوجہ باپ ہونے کے اُس کا کوئی شریک قرار پائے۔ سو اس طور سے ظاہر فرما دیا کہ خدائے تعالیٰ چاروں قسم کی شرکت سے پاک اور منزہ ہے اور وحدہ، لاشریک ہے۔ (براہین احمدیہ صفحہ ۴۳۳ حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں۔

اگر مسلمان اس تعلیم پر جو اللہ تعالیٰ نے قل کے لفظ میں ان کو دی ہے، عمل کرے تو یہ ذلت جو اُن کی اس زمانہ میں ہو رہی ہے کبھی نہ ہوتی اور آج ساری دنیا اللہ تعالیٰ کی توحید کو ماننے والی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ہوتی۔ کتنی چھوٹی سی بات ہے مگر مسلمانوں نے اسے نظر انداز کر دیا۔

(تفسیر کبیر جلد ۹۔۱۰ صفحہ ۵۲۷)

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مومنوں کے ساتھ ہی شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: اور یقیناً ایک مومن لونڈی ایک آزاد مشرکہ سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں کیسی ہی پسند آئے اور مشرک مردوں سے اپنی لڑکیوں کو نہ بیاہا کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور یقیناً ایک مومن غلام ایک (آزاد) مشرک سے بہتر ہے خواہ تمہیں کیسا ہی پسند آئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے اذن سے (تمہیں) جنت کی طرف اور بخشش کی طرف بلا رہا ہے۔ اور وہ لوگوں کے لئے اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔

قرآن شریف کی مذکورہ بالا آیت کی تشریح و تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:۔

وَلاَ تَنْکِحوْا الْمُشْرِکٰتِ حَتّٰی یُوْمِنَّ لڑائی میں کفار کی عورتیں قیدی بن کر آتی تھیں۔ اس لئے صحابہ نے ان کے نکاح کا مسئلہ پوچھا کیونکہ وہ ان کی رشتہ دار تھیں۔ آپؐ نے حکم دیا کہ مشرکہ سے نکاح جائز نہیں۔ اس میں بہت بڑی حکمتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ عورتوں میں شرک بہت ہوتا ہے۔ اگر مشرکہ عورتیں مسلمانوں کے گھروں میں آجائیں تو ان کی اولاد پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ میں نے ایک عورت کو ایسے شرک میں مبتلا دیکھا جس کو میرا واہمہ تجویز نہیں کرسکتا وہ یہ کہ ایک عورت ہر صبح پاخانہ کو سجدہ کرتی اور کہتی کہ ہے قدمچی مائی! مجھے بیٹا ملے۔ تو میں اپنا بیٹا تجھی پر ہگایا کروں''۔

وَلا تُنْکِحوا الْمُشْرِکِیْنَ۔ یعنی اپنی لڑکیوں کی شادیاں مشرکوں میں مت کرو۔ اسی بناء پر ہمارے امام نے حکم دیا کہ غیر احمدیوں کو اپنی لڑکیاں نہ دو کیونکہ اُن میں بھی شرک ہے اور اس طرح میل جول سے شرک بڑھ جائے گا۔ شرک میں نے بلا تحقیق نہیں کیا۔ مسیح کے مسئلہ ہی میں جو خوفناک گمراہی اُن میں ہے کم نہیں وہ اللہ کی کونسی صفت ہے جو اس کی طرف منسوب نہیں کرتے۔ خالق لخلق اللہ اسے مانتے، احیائے موتیٰ اس کی طرف منسوب کرتے، عالم الغیب اسے جانتے ہیں حرام وحلال کا اختیار اُسے دے رکھا ہے پھر ختم نبوت کے بھی وہ قائل نہیں۔ پس ایسے مشرک لوگوں سے ہمیں تعلق ازدواج قائم کرنے میں سراسر نقصان ہے۔ اسلئے امام نے منع فرمایا۔ جن احمدیوں نے حضرت امام کی اس نصیحت پر عمل نہیں کیا۔ سکھ انہوں نے بھی نہیں پایا۔

(حقائق الفرقان جلد ۱: صفحہ ۳۵۹)

قرآن کریم مندرجہ بالا آیت کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ اسلام اپنی جماعت کو مخاطب فرماتے ہیں۔

''چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم اور اُس کی بزرگ عنایات سے ہماری جماعت کی تعداد میں بہت ترقی ہو رہی ہے اور اب ہزاروں تک اس کی نوبت پہنچ گئی ہے اور عنقریب بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں تک پہنچنے والی ہے اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوا کہ ان کے باہمی اتحاد کے بڑھانے کیلئے اور نیز ان کو اہل واقارب کے بد اثر اور بدنتائج سے بچانے کیلئے لڑکیوں اور لڑکوں کے نکاحوں کے بارے میں کوئی احسن انتظام کیا جائے۔ یہ تو ظاہر ہے جو لوگ مخالف مولویوں کے زیر اثر ہو کر تعصب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے

(باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں)

توہم پرستی ۔ رسم و رواج ۔ بدعت
اسلامی تعلیم کی روشنی میں

(مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلین
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہ احمد مختار ہیں

اس ترقی یافتہ دور میں جبکہ علم کے نور سے دنیا منور ہو رہی ہے اور بہت آگے نکل گئی ہے اور مزید علمی تحقیقات کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمارا ملک ہندوستان بھی اس معاملہ میں اگرچہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے، لیکن بعض معاملات میں ہم ابھی بہت پیچھے ہیں۔ کیونکہ پرنٹ میڈیا اور الیکٹراک میڈیا کے ذریعہ سے ملک کے دور دراز علاقوں میں جو تکلیف دہ اور انسان کو جھنجھوڑنے اور عقل کو دنگ کرنے والے رونما ہونے والے واقعات دکھائے اور نشر کئے جاتے ہیں، بہت دُکھ اور افسوس ہوتا ہے کہ اس ترقی یافتہ علم کے دور میں بھی ہم نے اپنے ملک سے مکمل طور پر ناخواندگی کو دور نہیں کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے ہمارے بھائی بہن توہمات اور بدعات میں پڑے ہوئے ہیں، جس سے انسان کو بظاہر کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا البتہ نقصان بہت ہے۔

یہاں ہمارے ملک میں انسان اور جانور کو بلا وجہ بلی کا بکرا بنایا جاتا ہے۔ بچوں کو رسم و رواج کی آڑ میں آگ میں پھینکا جاتا ہے تو کہیں کنویں میں تو کہیں مندر کی چھت سے گرایا جاتا ہے کہیں مویشیوں کو آپس میں لڑایا جاتا ہے۔ کہیں کھلے عام دیسی ہتھیاروں کی نمائش کر کے ایک دوسرے پر وار کیا جاتا ہے، تو کہیں جن بھوت ڈائین کے نام پر انسانی زندگی سے کھلواڑ کیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

کسی بات کے بارے میں بے بنیاد خوف، اندیشے اور خیال پر یقین کر لینے کو ’’توہم پرستی‘‘ کہا جاتا ہے۔ دراصل توہم پرستی کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی انسانی زندگی کے ارتقاء۔ قدیم زمانے کے غیر مہذب اور وحشی انسان کیلئے وسیع کائنات کی ہر چیز پر اسرار تھی، رسم کی تبدیلیاں، سورج اور ستاروں کی گردش، زلزلے، آندھیاں، دریا، سمندر، وحشی اور خونخوار جانور یہ سب چیزیں اس کی عقل اور فہم سے بالاتر تھیں۔ اس لئے تنہا ان سب کا مقابلہ کرنا تھا۔ وہ نہتا بھی تھا اور ان سب سے کمزور بھی، اس کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ یہ سب کیا ہیں؟ کیوں ہیں اور ان سے کس طرح مقابلہ کرے؟ اس لئے وہ ہر طاقت و چیز سے خوف کھانے لگا۔ خوف نے اسے ان کی پوجا کرنے پر مجبور کیا۔ وہ اپنے گرد و پیش کی چیزوں کی اصلیت سے لاعلم تھا۔ اس لئے اس کے دفاع نے خیالی عقیدے تراشے اور وہم کی ابتداء ہوگئی۔

اگرچہ جیسا کہ بیان کیا گیا سائنس کی ترقی کے ساتھ ساتھ عہد جہالت کے بہت سے توہمات ختم ہوتے گئے۔ انسان اپنے ماحول کو بہتر طریقے سے جان گیا بلکہ بہت سی قدرتی قوتوں سے بھی استفادہ کرنے لگا لیکن پس ماندہ ممالک میں جہاں علم کی روشنی ابھی ٹھیک سے نہیں پھیل سکی ہے۔ لوگ بے بنیاد توہمات میں اب بھی یقین رکھتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے۔ زمانے بدلنے کے ساتھ ساتھ ان توہمات کی شکلیں بھی بدلی ہیں۔ اب پتہ لگانا بھی مشکل ہوتا ہے کہ کسی خاص وہم کی ابتداء کیونکر اور کب ہوئی؟

توہم پرستی کی بے شمار شکلیں ہیں۔ ہر ملک ہر قوم اور طبقے کے لوگوں میں مختلف قسم کے توہمات پائے جاتے ہیں۔ دلچسپ بات تو یہ ہے کہ ایک چیز کے بارے میں دو مختلف مقامات پر بالکل مختلف عقیدے پائے جاتے ہیں۔ ایک چیز جو ایک مقام پر مقدس یا مبارک سمجھی جاتی ہے دوسری جگہ منحوس اور بری مانی جاتی ہے۔ جیسے عیسائیوں میں جمعہ کے دن کام کرنا اچھا نہیں سمجھا جاتا ہے لیکن مسلمانوں کے نزدیک یہ بہت مبارک ہوتا ہے۔ پھر ہندوستانی عقیدے کے مطابق الو کا کسی مکان پر آواز لگانا بری بات کی علامت ہے لیکن انگریز اُلو کو ’’فلسفی پرندہ‘‘ کہتے ہیں اور اچھی نظر سے دیکھتے ہیں۔

بعض لوگ چھینک آنے کو سمجھتے ہیں کہ کوئی یاد کر رہا ہے اگر بلبل یا کوا گھر کے سامنے چہچہائے یا بولے تو کسی مہمان کے آنے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بعض دوکاندار بوہنی (نقد دینا) کرنے سے پہلے کوئی بھی چیز اُدھار نہیں دیتے اور برا خیال کرتے ہیں۔

ویسے تو ہمارے ملک میں ہزاروں طرح کے عقیدے اور شگون پائے جاتے ہیں لیکن ان میں خاص یہ ہیں۔ راہ چلتے میں بلی کا راستہ کاٹنا۔ سفر میں نکلتے وقت چھینک آنے کو اچھا مانا جاتا ہے۔ خواب میں سانپ نظر آئے تو دولت ملنے سے تعبیر کرتے ہیں۔ ویسے پس ماندہ اور جاہل لوگوں کی توہمات کی فہرست اور بھی طویل ہے بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ان کی زندگی کی ہر چیز توہمات سے وابستہ ہے۔ اگرچہ اس وقت تعلیم کافی حد تک پھیل چکی ہے لیکن اس کے باوجود وہم ہمارے دماغ میں اس طرح رچ بس گئے ہیں کہ اگر ان علامتوں میں کوئی علامت پیش آجائے تو ایک قسم کی ذھنی بے چینی ضرور ہوتی ہے کہ ایسا نہ ہوتا تو اچھا تھا۔

ان توہمات کے بے شمار نقصانات ہیں، انسان اصل حقیقت جاننے کی کوشش چھوڑ دیتا ہے اور نئی ایجادات انکشافات کیلئے جدوجہد نہیں کرتا۔ پس انسانی ترقی میں توہمات نے جتنی رکاوٹیں ڈالی ہیں وہ شاید ہی کسی اور چیز نے ڈالی ہوں۔ اس میں سب ہندو مسلمان برابر ہیں۔

چونکہ دور حاضر میں میڈیا نے بہت ترقی کی ہے، بے شمار نئے نئے چینل سامنے آرہے ہیں اس لئے ہمیں گھر بیٹھے دنیا بھر کے حادثات و واقعات دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ہندوستان میں یہ واقعات جن کا ذکر کیا گیا ہے عرصہ دراز سے رہے ہیں لیکن وسائل میسر نہ ہونے کی وجہ سے منظر عام پر یہ واقعات نہیں آتے تھے۔ ان واقعات کی میڈیا اور سمجھ دار طبقہ مذمت کرتا ہے۔ ان غلط قسم کے حرکات کا انسانیت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

یہ بات یقینی اور سچ ہے کہ اگر دنیا میں اسلام جیسا امن اور شانتی والا مذہب نہ آتا تو شاید حالات اس سے بھی زیادہ خراب ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل اور احسان اور کرم ہے کہ اُس نے عین وقت پر اسلام اور اُس کے بانی، پیکر رحمت رحمۃ للعالمین آنحضرت صلعم کو دنیا میں مبعوث فرما کر دنیا پر احسان عظیم کیا۔ جس نے دنیا میں آکر خدا کی کتاب قرآن مجید کی روشنی میں ایک حسین و جمیل پاکیزہ اُسوہ حسنہ پیش کیا جو ساری مخلوق کیلئے رہتی دنیا تک مشعل راہ ہے۔ جسے اپنا کر انسان ان تمام برائیوں، بدیوں گناہوں، جنوں بھوت پریتوں اور نت نئے رسم و رواج اور توہمات سے بچ سکتا ہے اور ایک خدا کی ذات پر ایمان لاکر نجات پاسکتا ہے۔

سرکار دو عالم کی پیشگوئی پوری ہوگئی :

آپؐ نے اس زمانہ کے بارے میں خاص طور سے یہ خبر دی ہے کہ لوگ خدا اور اپنے انبیاء سے دور ہوجائیں گے جبر و ظلم بڑھے گا، جنگیں ہوں گی، قتل و غارت کا بازار گرم ہوگا، لوگ برائیوں اور بدعات میں پڑ جائیں گے، بیماریاں پھیلیں گی، زلزلے آئیں گے مختلف رنگوں میں عذاب آئے گا۔ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ امت محمدیہ پر رحم فرمائے گا اور اپنے وعدہ کے مطابق حضرت امام مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

آپؐ نے فرمایا تھا: وہ امام مہدی چودھویں صدی میں مبعوث ہوگا وہ میرا ظل ہوگا وہ حَکَم و عَدَل بن کر آئے گا۔ اے لوگو! تم اس کی بیعت کرنا اور میرا اُس کو سلام کہنا۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے ٹھیک عین وقت پر اس زمانہ میں وہ مسیح موعود اور امام مہدیؑ ہندوستان کی سرزمین قادیان میں آیا اور خدا کے اذن سے اُس نے یہ دعویٰ کیا جس کے بارے میں پیشگوئیاں کی گئیں ہیں۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار
کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

اس طرح سے آنحضرتؐ کی پیشگوئی لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔ آج دنیا میں شرک و بدعت ظلم و زیادتی قتل و غارت توہم پرستی الٰہی آفات برائیاں لوگوں کی خدا سے دوری کے ساتھ علم اور سائنس کی ترقی کا دور دورہ ہے۔

بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توہم پرستی اور بدفالی کے بارے میں فرمایا ہے: بنیادی طور پر دوسرے سے بیماری لگ جانے اور بدخالی لینے کا خیال وہم کے سوا کچھ نہیں یعنی اس بارہ میں خواہ مخواہ کے وہم سے بچنا چاہئے۔ فرمایا کہ نیک فال مجھے پسند ہے صحابہؓ نے پوچھا نیک فال کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: پاکیزہ کلمہ اچھی بات کہنا اور اچھی بات سے اچھا نتیجہ نکالنا۔

(بخاری)

نیز فرمایا: برا فال لینا شرک ہے اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ آنے والی مصیبت اور تکلیف کو اللہ تعالیٰ ہی صبر اور توکل کرنے والے سے دور کرتا ہے۔ (ترمذی)

اسلام طرف منسوب ہونے والی رسوم

یہاں مذہب کی طرف منسوب ہونے والی رسوم کا ذکر کرنا مناسب ہے جیسے ’’قبر پرستی‘‘ قبروں پر عرس کرنا، میلاد کے وقت کھڑا ہونا، اس یقین کے ساتھ کہ اس وقت آنحضرت صلعم کی رُوح آتی ہے۔ اور شیرینی تقسیم کرنا۔ مختلف ایسے وظیفے بنا لینا جن کا احادیث سے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ نماز میں تو اللہ تعالیٰ سے دُعا نہ مانگنی لیکن نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا۔ تعویذ گنڈے۔ جھاڑ پھونک۔ محرم کی نیاز۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب رسوم ہیں جو اسلام کے نام پر کی جاتی ہیں لیکن اسلام سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/
9438332026/943738063

اسلام نام ہے توحید کا۔اس کام کیلئے اللہ نے انبیاء مبعوث فرماتا رہا ہے۔ دنیا میں توحید کا قیام جیسا کہ ذکر آچکا ہے آنحضرتؐ کے ذریعہ ہوا لیکن آج آپ کے ہی نام لیوا قبروں پر جا کر خدا کو چھوڑ کر ان بزرگوں سے جن کی ساری عمریں توحید کے قیام میں گزریں، دعائیں مانگتے۔ ان کی قبروں پر چڑھاوے چڑھاتے اور عرس کرتے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہود نصاریٰ پر لعنت ہو جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔

اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ شرک و بدعت سے تو بالکل پاک ہے لیکن پھر بھی ضرورت ہے کہ سب بچے اور مرد وزن اپنی زندگیاں توحید کے قیام اور شرک کے خلاف جہاد کرنے میں گزاریں۔ مُراد یہ کہ خود بھی ان ہدایات پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی وعظ و نصیحت کرتے رہیں۔ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

’’کتاب اللہ کے خلاف جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ سب بدعت ہے اور سب بدعت فی النار ہے۔ اسلام اس بات کا نام ہے کہ بجز اس قانون کے جو مقرر ہے اِدھر اُدھر بالکل نہ جاوے۔ کسی کا کیا حق ہے کہ بار بار ایک شریعت بنائے۔‘‘ (ملفوظات جلد ۵)

چونکہ موجودہ دور میں بہت سے نئے لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اس لئے یہاں یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ قبروں پر جو مسلمان عُرس کرتے ہیں اس ضمن میں حضورؑ فرماتے ہیں۔

’’شریعت تو اس بات کا نام ہے کہ جو کچھ آپؐ نے دیا ہے اسے لے لے اور جس بات سے منع کیا ہے اس سے ہٹے۔ اب اس وقت قبروں کا طواف کرتے ہیں، ان کو مسجد بنایا ہوا ہے۔ عرس وغیرہ ایسے جلسے نہ منہاج النبوت ہے نہ طریق سنت۔‘‘ (ملفوظات جلد ۵)

فرمایا: بہت باری رسمیں آہستہ آہستہ انسان کو شرک کی طرف لے جاتی ہیں۔ اس لئے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ (ملفوظات جلد ۹)

مختلف وظائف اور گنڈے تعویز کے متعلق فرماتے ہیں:۔

’’ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے۔ جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پاسکتے ہیں۔ آج کل فقراء کے نکالے ہوئے طریقے اور گدی نشینوں اور سجادہ نشینوں کی شیخیاں اور دعائیں اور درود اور وظائف یہ سب انسان کو مستقیم راہ سے بھٹکانے کا آلہ ہیں تم ان سے پرہیز کرو۔ (ملفوظات جلد ۵)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا اہم ارشاد

احمدی مستورات کو مخاطب کر کے حضورؒ فرماتے ہیں:۔

’’میں ہر گھر کے دروازہ پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانے کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف اعلان جہاد کرتا ہوں اور جو گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاح کی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اُس کے رسولؐ اور اُس کی جماعت کو اسکی کچھ پرواہ نہیں ہے۔ وہ اس طرح سے جماعت سے نکال کر باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے مکھی۔ پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو یا اُس کا قہر جماعتی نظام کی تعزیز کے رنگ میں آپ پر وارد ہو۔ اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اُس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تب بھی وہ سودا مہنگا نہیں سستا سودا ہے۔

(خطبہ جمعہ ۲۳ جون ۱۹۶۷ء)

حضرت مسیح موعودؑ کا فرمان:

حضورؑ کے احکام کی فرمانبرداری بھی ہم پر لازم ہے۔ آپؑ خود فرماتے ہیں:۔

’’اب تم خود یہ سوچ لو اور اپنے دلوں میں فیصلہ کرلو، کیا تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود حَکَم عَدل مانا ہے تو اس کے ماننے کے بعد میرے کسی فیصلہ یا فعل پر اگر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کی فکر کرو۔ وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہوا ہے، کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہوگا لیکن اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کرلیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حَکَم ہے تو پھر اس کے حکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تا کہ تم رسول اللہ صلعم کی پاک باتوں کی عزت و عظمت کرنے والے ٹھہرو۔ (ملفوظات جلد ۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار اپنے خطبات میں عموماً اور لجنہ اماء اللہ کے جلسوں میں خصوصاً ان امور کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ خاص طور سے مغربی ممالک میں رہنے والے احمدیوں کو وہاں کے رہن سہن بود و باش خورونوش اور وہاں کی تہذیب وتمدن، ثقافت بے راہ روی بے پردگی سے ہر حال میں ان کے بد اثرات سے بچنا چاہئے۔ جن احمدی گھرانوں میں بے پردگی ہے اور رسم و رواج ہے اور یہ لوگ امام وقت کے ارشادات وہدایات کو ترجیح نہیں دیتے ہیں اور خلافت سے مضبوط وابستگی نہیں رکھتے ہیں وہ کسی نہ کسی رنگ میں مشکلات سے دوچار ہیں۔ لہٰذا ہر انسان کو عموماً اور احمدیوں کو خصوصاً اس دور میں توہمات شرک و بدعت رسم و رواج مغربی تہذیب سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان کو نیک ہدایت دے اور آفات ومصائب سے بچائے۔ آمین۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆

حالاتِ حاضرہ:

امسال 40لاکھ فرزندانِ اسلام ہونگے عمرہ کی سعادت سے مشرف

دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے زائد از چالیس لاکھ فرزندان اسلام اس سال عمرہ کی سعادت حاصل کریں گے۔ حکومت سعودی عرب نے اس سال اب تک 1.1 ملین ویزے جاری کئے ہیں۔ ان میں سے چار لاکھ عازمین پہلے ہی عمرہ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ سعودی حکام نے مکہ معظمہ میں واقع ہوٹل مالکوں سے کہا ہے کہ وہ سیاحت اور مذہبی دورہ سے متعلق اجازت ناموں کو حاصل کریں۔

(روزنامہ سیاست حیدرآباد 11.4.10)

چین میں تباہ کن زلزلہ، 617افراد جاں بحق

چین نے آرمی سیول ڈیفنس فورسس اور ساز وسامان اس پہاڑی تبتی خطے میں جھونک دیئے تا کہ وہاں بچاؤ کوششوں میں تیزی پیدا کی جائے جہاں 7.1 کی شدت والے تباہ کن زلزلے نے کافی تباہی مچائی جبکہ زائد از 600 اموات ہوئیں اور دس ہزار سے زیادہ افراد زخمی ہوگئے ہیں۔ ژنہوا نے رپورٹ دی کہ اموات کی تعداد بڑھ کر 617 ہوچکی ہے۔ یہ زلزلہ جسے ریکٹر پیمانے پر 7.1 ریکارڈ کیا گیا۔ مورخہ 13اپریل کو قینگھائی تبتی سطح مرتفع کے یوشو کاؤنٹی میں مقامی وقت کے مطابق صبح 7:49 منٹ پر پیش آیا۔ جہاں جگیو ٹاؤن شپ صفحہ ہستی سے لگ بھگ مٹ گئی کیونکہ زائد از 85فیصد مکانات منہدم ہوگئے ہیں۔ ہزاروں لوگوں کو انجمادی درجہ حرارت میں رات گزارنی پڑ رہی ہے۔ جگیو ٹاؤن شپ جو اس زلزلے کا مرکزی مقام ہے وہاں سے قریب کئی دیگر لوگ ہنوز منہدم مکانات کے ملبے کے نیچے دفن ہیں۔

حکومت کی طرف سے متاثرین کی امداد کیلئے پانچ ہزار خیمے نصب کئے گئے ہیں۔ واضح ہو کہ 2008ء میں چین کے سچوان صوبہ میں 7.9 شدت کا زلزلہ آیا تھا جس میں 90ہزار سے زائد افراد جاں بحق یا لاپتہ ہوگئے تھے۔

بہار، بنگال اور آسام میں آندھی سے 124اموات

صوبہ بہار، مغربی بنگال اور آسام میں مورخہ 13اپریل کو آئے تباہ کن طوفان اور آندھی کے نتیجہ میں مہلوکین کی تعداد بڑھ کر 124 ہوگئی ہے۔ بہار میں مہلوکین کی تعداد 83 جبکہ مغربی بنگال میں 41 ہے۔ بہار میں امدادی کام جاری ہے۔ تینوں صوبہ جات میں تقریباً پندرہ ہزار کچے اور گھاس پھوس کے مکانات اور جھونپڑیاں نیز کچے مکانات منہدم ہوگئے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں 25ہزار سے زائد افراد بے گھر ہوگئے ہیں۔ صوبائی حکومتوں نے متاثرین کی مناسب امداد کی یقین دہانی کروائی ہے۔

(ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)

خصوصی درخواست دُعا

حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ومغفور کچھ عرصہ ربوہ قیام کے بعد قادیان واپس تشریف لے آئی ہیں۔ طبیعت مختلف عوارضات کے سبب ناساز ہے۔ کمزوری بہت ہے، امرتسر ہسپتال میں داخل ہیں۔ محترمہ موصوفہ کی شفائے کاملہ صحت وتندرستی درازیٔ عمر کیلئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

تحریک یتامیٰ فنڈ

یتیموں کی کفالت اور خبر گیری کرنے والا جنت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ فروری ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن میں سورۃ نساء کی آخری ساتویں آیت کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ:

’’یہ یتیموں کے بارہ میں بعض احکامات ہیں کہ ان سے کس طرح کا سلوک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی میں اس طرح فرمایا ہے کہ یتیموں کو آزماتے رہو۔ آزمانہ کس طرح......؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے سپرد جو یتیم کئے گئے ہیں ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھو، انہیں لاوارث سمجھ کر اُن کی تعلیم و تربیت سے غافل نہ ہو جاؤ۔ بلکہ انہیں اچھی تعلیم و تربیت مہیا کرو اور جس طرح اپنے بچوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہتے ہو، اُن کے بھی جائزے لو کہ تعلیمی اور دینی میدان میں وہ خاطر خواہ ترقی کر رہے ہیں کہ نہیں۔ پھر جس تعلیمی میدان میں وہ دلچسپی رکھتے ہیں اُس کے حصول کیلئے ان کی بھرپور امداد کرو۔ یہ نہیں کہ اپنا بچہ اگر پڑھائی میں کم دلچسپی لینے والا ہے، اُس کیلئے تعلیمی ٹیوشن کے انتظام ہو جائیں اور بہتر پڑھائی کا انتظام ہو جائے اور اس کیلئے خاص فکر ہو اور یتیم بچہ جس کی کفالت تمہارے سپرد ہے، وہ اگر آگے بڑھنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے تب بھی اس کی تعلیم و تربیت پر نظر نہ رکھی جائے۔ نہیں بلکہ اس کی تمام تر صلاحیتوں کو بھرپور طور پر اُجاگر کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ ہے اصل مقصد اور جتنی بھی اس کی صلاحیتیں اور استعدادیں ہیں اُس کے مطابق اس کیلئے موقع مہیا کیا جائے کہ وہ آگے بڑھے اور مستقبل میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو۔‘‘

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفصیل کے ساتھ قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں یتامیٰ کی خبر گیری کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ کے فضل سے جماعت میں بھی یتیموں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ افریقہ اور دیگر ممالک میں احمدی یتیم بچوں کے علاوہ دوسرے یتیم بچوں کے بھی جماعت خرچ برداشت کرتی ہے۔ حضور انور نے اس تحریک کا اعادہ کرتے ہوئے جس کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۸۹ء میں کیا تھا فرمایا کہ بیرونی ملک والے، پاکستانی احمدیوں کے علاوہ باقی احمدی بھی اس تحریک میں حصہ لیں۔

خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہر احمدی کی اولین ذمہ داری ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے حسب توفیق اس بابرکت تحریک میں حصہ لینا چاہئے۔ دفتر محاسب میں اس غرض کیلئے ’’**یتامیٰ فنڈ**‘‘ کے نام سے امانت کھولی جا چکی ہے۔ جملہ مخیّر احباب خصوصاً، باقی احباب جماعت عموماً بچوں اور بچیوں کی شادی وغیرہ کے موقعہ پر خصوصی طور پر **تحریک یتامیٰ فنڈ** میں حصہ لیکر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

جلسہ ہائے سالانہ UK

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ سات سالوں کے لئے جلسہ سالانہ UK کے لئے مندرجہ ذیل تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

(1) جلسہ سالانہ یوکے 2010ء	30-31 جولائی و یکم اگست
(2) جلسہ سالانہ یوکے 2011ء	22-23-24 جولائی
(3) جلسہ سالانہ یوکے 2012ء	7-8-9 ستمبر
(4) جلسہ سالانہ یوکے 2013ء	30-31 اگست و یکم ستمبر
(5) جلسہ سالانہ یوکے 2014ء	29-30-31 اگست
(6) جلسہ سالانہ یوکے 2015ء	14-15-16 اگست
(7) جلسہ سالانہ یوکے 2016ء	29-30-31 جولائی

احباب یہ تاریخیں نوٹ فرمالیں۔ نیز جلسہ ہائے سالانہ کے نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ (امیر جماعت احمدیہ یوکے)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 6 (شرک سے اجتناب اور رشتہ ناطہ کے متعلق)

درجہ تک پہنچ گئے ہیں، اُن سے ہماری جماعت کے نئے رشتے غیر ممکن ہوگئے ہیں جب تک کہ وہ توبہ کر کے اس جماعت میں داخل نہ ہوں اور اب یہ جماعت کسی بات میں محتاج نہیں۔ مال میں، دولت میں، علم میں، فضیلت میں خاندان میں، پرہیزگاری میں، خدا ترسی میں، سبقت رکھنے والے اس جماعت میں بکثرت موجود ہیں اور ہر ایک اسلامی قوم کے لوگ اس جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ تو ہر اس صورت میں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ ایسے لوگوں سے ہماری جماعت نئے تعلق پیدا کرے جو ہمیں کافر کہتے اور ہمارا نام دجال رکھتے یا خود تو نہیں مگر ایسے لوگوں کے ثناء خواں اور تابع ہیں‘‘۔

ایسے لوگوں کے متعلق جو آپ علیہ السلام کے فرمان کی پیروی نہیں کرتے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔ جب تک پاکی اور سچائی کیلئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑے گا اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا۔ تب تک وہ ہم میں سے نہیں ہوگا۔ تمام جماعت سن لے کہ راستباز کیلئے ان شرائط پر پابند ہونا ضروری ہے۔‘‘

(اپنی جماعت کیلئے ضروری اشتہار ۷ جون ۱۸۹۸ جون)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سے یہ امر بھی واضح ہے کہ اگر کسی غیر احمدی کے ساتھ منگنی ہوئی ہو تو اس کو توڑ دینا چاہئے اور یہ کہ منگنی نکاح نہیں ہے۔ چنانچہ ملفوظات میں ہے کہ ایک شخص کی درخواست پیش ہوئی کہ میری ہمشیرہ کی منگنی مدت سے غیر احمدی کے ساتھ ہو چکی ہے، اب اس کو قائم رکھنا چاہئے کہ یا نہیں۔

فرمایا: ناجائز وعدہ کو توڑنا اور اصلاح کرنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلعم نے قسم کھائی تھی کہ شہد نہ کھائیں گے۔ خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ ایسی قسم کو توڑ دیا جاوے۔ علاوہ ازیں منگنی تو ہوئی ہی اس لئے ہے کہ اس عرصہ میں تمام حسن و قبح معلوم ہو جاویں۔ منگنی نکاح نہیں ہے کہ اُس کو توڑنا گناہ ہو۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۳۰۰۔۳۰۱)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک اور سوال پیش ہوا۔ جس پر آپ نے فرمایا:

سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی لڑکی ہے جس کے والدین غیر احمدی ہیں، والدین اس کی ایک غیر احمدی کے ساتھ شادی کرنا چاہتے تھے اور لڑکی ایک احمدی کے ساتھ کرنا چاہتی تھی۔ والدین نے اصرار کیا، عمر اس کی اسی اختلاف میں بائیس سال تک پہنچ گئی۔ لڑکی نے تنگ آکر والدین کی اجازت کے بغیر ایک احمدی سے نکاح کر لیا نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

حضرت نے فرمایا کہ

’’نکاح جائز ہو گیا‘‘

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۳۷)

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے حاکم وقت کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جو حاکم وقت کا نافرمان ہے وہ میرا نافرمان ہے۔ حدیث نبوی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اماما محمدیا حکما عدلاً کے عظیم الشان مرتبہ پر فائز ہیں۔ آپ علیہ السلام کی اطاعت و فرمانبرداری میں یعنی دنیاوی روحانی، جسمانی ترقیات و فتوحات جماعت احمدیہ کیلئے مقدر ہیں۔ پس چاہئے کہ احباب کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا ارشادات کو مدنظر رکھیں اور ان پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے (آمین) ثم آمین۔

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر : 20498 مَیں راشدہ منظور بنت محترم منظور احمد قوم احمدی پیشہ طالبہ علم عمر 18 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16-2-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منور احمد　　الامۃ : راشدہ منظور　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر : 20499 مَیں طاہرہ منظور بنت محترم منظور احمد قوم احمدی پیشہ طالبہ علم عمر 17 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16-2-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منور احمد　　الامۃ : طاہرہ منظور　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر : 20500 مَیں قدسیہ نصرت بنت محترم منور احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 19 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16-2-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منور احمد　　الامۃ : قدسیہ نصرت　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر : 20501 مَیں آصفہ بیگم بنت منور احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 17 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16-2-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منور احمد　　الامۃ : آصفہ بیگم　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر : 20502 مَیں اعظمیٰ فرحین بنت محترم سیٹھ نثار احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 21 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2-8-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل ایک عدد سونے کی چین لوکیٹ وزن ڈیڑھ تولہ قیمت موجودہ 18000 روپے۔ میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نور الدین ناصر　　الامۃ : اعظمیٰ فرحین　　گواہ: سیٹھ نثار احمد

وصیت نمبر :20503 مَیں ہاشم خان ولد مکرم رحیم خان قوم خان پیشہ معلم عمر 29 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ پلہ ڈاکخانہ بارمبا ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3864 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد خادم　　العبد: ہاشم خان　　گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر : 20504 مَیں رابعہ بشریٰ بیگم زوجہ محترم شیخ حلیم الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13-2-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی کل وزن تین تولہ۔حق مہر 11000 جس کے بدلے خاوند نے پلاٹ دیا ہے۔جس کی موجودہ قیمت 100000 روپے ہے)۔ میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد خادم　　الامۃ : رابعہ بشریٰ بیگم　　گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر : 20505 مَیں عطیہ رحمٰن بنت محترم شیخ رحمٰن احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 17 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15-2-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ توفیق　　الامۃ : عطیہ رحمٰن　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر : 20506 مَیں رحمت بی بی زوجہ محترم شجاعت علی خان قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 37 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر وا کراہ آج مورخہ 14-2-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی کل وزن 40 گرام زیورات نقرئی کل وزن 10 گرام۔حق مہر بذمہ خاوند 5525 روپے۔ میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمس الحق خان　　الامۃ : رحمت بی بی　　گواہ: شیخ مبشر الدین

وصیت نمبر : 20507 مَیں انیسہ بیگم زوجہ محترم لیاقت علی قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-12-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی کل وزن 7 تولہ زیورات نقرئی کل وزن 4 تولہ۔حق مہر بذمہ خاوند 30,005 روپے۔ میرا گزارہ آمد خوردنوش سالانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عبدالحق　　الامۃ : انیسہ بیگم　　گواہ: یاقت علی

وصیت نمبر :20508 مَیں عبدالجلیل خان ولد مکرم عبدالحلیم خان قوم خان پیشہ معلم عمر 54 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھواں ساہی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31-1-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3590 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد خادم　　العبد: عبدالجلیل خان　　گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر :20509 مَیں اسد اللہ خان ولد مکرم عبداللہ خان قوم احمدی پیشہ معلم عمر 35 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئیلہ ڈاکخانہ رگڑی پاڑہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29-1-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3910 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عثمان خان　　العبد: اسد اللہ خان　　گواہ: سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر :20510 مَیں زاہدہ بیگم زوجہ محترم ہاشم خان قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 20 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ پلہ ڈاکخانہ بارمبا ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر وا کراہ آج مورخہ 29-1-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی کل وزن 1 تولہ۔حق مہر بذمہ خاوند 25000 روپے۔ میرا گزارہ آمد خوردنوش سالانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہاشم خان　　الامۃ : زاہدہ بیگم　　گواہ: ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر :20511 مَیں مکرم شیبو خان ولد مکرم قمر خان قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 33 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن تالبرکوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع ڈھینکال صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31-1-08 وصیت کرتا ہوں کہ

میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: زرعی زمین چار گنٹھ ایک عدد مکان کل قیمت 30000 روپے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد خادم　　العبد: شیبو خان　　گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر : 20512 مَیں رحمت بیگم زوجہ محترم اسد اللہ خان قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 22 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئلہ ڈاکخانہ رگڑی پاڑہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-1-29 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی کل وزن 30 گرام۔حق مہر بذمہ خاوند 25000 روپے۔میرا گزارہ آمد خورد نوش سالانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اسد اللہ خان　　الامۃ: رحمت بیگم　　گواہ: سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر :20513 مَیں محمد عبد الرحمٰن بنگالی ولد مکرم محمد نامدار علی قوم احمدی پیشہ معلم عمر 38 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-1-29 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: پلاٹ کی زمین 6 ڈسمل 5 کڑی۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4461 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد رحمت اللہ　　العبد: محمد عبد الرحمٰن بنگالی　　گواہ: شیخ حلیم احمد

وصیت نمبر :20514 مَیں شیخ امام ولد مکرم شیخ احسان قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 31 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-1-25 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سفیر احمد شمیم　　العبد: شیخ امام　　گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر :20515 مَیں اعجاز احمد گنائی ولد حبیب اللہ گنائی قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 26 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-2-28 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3496 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سلیم　　العبد: اعجاز احمد گنائی　　گواہ: نذر الاسلام بنگالی

وصیت نمبر :20516 مَیں محمد اقبال ولد نور محمد قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 33 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-2-28 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3438 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سلیم　　العبد: محمد اقبال　　گواہ: شیخ سیف الرحمٰن

وصیت نمبر : 20517 مَیں رضیہ بشریٰ زوجہ محترم سید شاہد احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 42 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرلو ڈاکخانہ سرلو نیا گاؤں ضلع جگسنگھو پر صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-2-10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی کل وزن 10 گرام۔حق مہر بذمہ خاوند 3000 روپے۔میرا گزارہ آمد خورد نوش سالانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قاری نواب احمد　　الامۃ: رضیہ بشریٰ　　گواہ: سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر :20518 مَیں عبد العلیم خان ولد مکرم سلیم الدین خان قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 26 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-2-6 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3974 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ارادت حسین　　العبد: عبد الحلیم خان　　گواہ: جمال شریعت احمد

وصیت نمبر :20519 مَیں نصیر الدین حافظ ولد حافظ الہٰ دین صاحب قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 52 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-2-28 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3380 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سلیم احمد مبشر　　العبد: نصیر الدین حافظ　　گواہ: نذر الاسلام بنگالی

وصیت نمبر : 20520 مَیں سفینہ بیگم بنت محترم اسماعیل خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 17 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار السلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-2-16 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد خورد نوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اسماعیل خان　　الامۃ: سفینہ بیگم　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر : 20521 مَیں امۃ الشافی بنت محترم مقبول حسین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 26 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-2-11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل: 12000 روپے جمع شدہ موجود ہیں۔میرا گزارہ آمد خورد نوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل الرحمٰن خان　　الامۃ: امۃ الشافی　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر : 20522 مَیں سفیرہ بانو بنت محترم مفلح الدین خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-2-15 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہیں۔میرا گزارہ آمد خورد نوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مفلح الدین خان　　الامۃ: سفیرہ بانو　　گواہ: جمال شریعت

وصیت نمبر : 20523 مَیں رحمت بی بی زوجہ محترم رحمٰن خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ (محمود آباد) ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08-2-12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل: سونے کا کان کا پھول 3 گرام قیمت 3300 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند 5500 روپے۔میرا گزارہ آمد خورد نوش ماہانہ 360 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رحمٰن خان　　الامۃ: رحمت بی بی　　گواہ: شیخ مسعود احمد

بسم اللہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ دسمبر 2009ء کی مختصر جھلکیاں

نظام شوریٰ دنیا میں ہر جگہ قائم ہے۔ اور نظام خلافت کے بعد جماعت احمدیہ میں شوریٰ کا ادارہ ہی ہے جو سب سے بڑا ادارہ ہے

خلافت کے بعد سب سے اہم جو کسی کو ڈیوٹی سپرد کی گئی ہے، فرض سپرد کیا گیا ہے، کام سپرد کیا گیا ہے۔ وہ شوریٰ کا ممبر ہونا ہے۔

”مساجد کی تعمیر میں مرکز کا کام مدد کرنا ہے۔ اس میں مقامی جماعت کی Involvement ہونی چاہئے۔

خلافت کا ایک بہت بڑا کام یہ ہے کہ انصاف کو قائم کیا جائے۔
اسی لئے آپ لوگوں کو منتخب کیا گیا ہے کہ یہ انصاف قائم کرنے میں خلیفہ وقت کی مدد کریں۔

(جماعت احمدیہ جرمنی کی منعقدہ مجلس شوریٰ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب)

(عبدالماجد طاهر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

20/دسمبر 2009ء بروز اتوار:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات بج کر بیس منٹ پر ”مسجد بیت السبوح“ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کی شوریٰ کا انعقاد

آج پروگرام کے مطابق جماعت احمدیہ جرمنی کی یک روزہ مجلس شوریٰ کا انعقاد ہو رہا تھا۔ مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایت پر بلایا گیا تھا۔ اس اجلاس کا انعقاد بیت السبوح میں ہوا۔

گیارہ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے قبل شوریٰ کے تمام ممبران اپنی نشستوں پر موجود تھے۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مشہود احمد صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے کی اور بعدازاں اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبران مجلس شوریٰ سے خطاب فرمایا اور انہیں زرّیں ہدایات سے نوازا اور ان کی رہنمائی فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ہدایات تمام ممالک کی جماعتوں اور مجالس شوریٰ کے لئے مشعل راہ ہیں اور تمام نمائندگان کے لئے رہنمائی کا موجب ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شوریٰ کے اس اجلاس کے آغاز میں ممبران مجلس شوریٰ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

”یہ شوریٰ جو اس دفعہ مَیں نے خود کہہ کر بلوائی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک لمبے عرصے سے مجھے جماعت احمدیہ جرمنی کے مختلف افراد کی طرف سے، انتظامیہ کے متعلق یا امیر صاحب کے متعلق یا مختلف مرکزی اور مقامی لوگوں کے متعلق شکایات آرہی تھیں۔ شکایت کرنے والے اکثر اپنا نام نہیں لکھتے۔ جس سے ظاہر ہے کہ شکایت کرنے والا یا تو بزدل ہے یا جھوٹا ہے۔ اس لئے پہلی بات جو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے اور **ہر احمدی کا یہ ایک فرض ہے کہ جب بھی کوئی برائی دیکھے، خاص طور پر جس سے جماعتی نظام متاثر ہو رہا ہو، جس سے جماعت کے وقار پر اثر پڑ رہا ہو، جہاں بعض افراد دوسروں کے سامنے جماعت کی بدنامی کا باعث بن رہے ہوں تو اس کی اطلاع ضرور کرنی چاہئے۔** اور یہ شکایت نہیں ہے بلکہ ایک اصلاحی قدم ہے۔ اور اس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے۔ **لیکن یہ جرأت بہرحال ہونی چاہئے کہ جو شکایت کرنی ہے وہ جرأت سے کی جائے، کھل کر کی جائے۔ اپنا نام ظاہر کر کے کی جائے۔** کئی دفعہ مَیں خطبات میں یہ بات کہہ چکا ہوں بلکہ یہ تو جماعت احمدیہ کا طریق ہے۔ ہمیشہ خلفاء یہی کہتے رہے ہیں کہ شکایت کرنے والا اپنا نام لکھے۔ **اور زیادہ بہتر ہے کہ نہ صرف اپنا نام لکھے بلکہ امیر کی وساطت سے لکھے اور اگر یہ خوف اور خطرہ ہے کہ امیر جماعت کی وساطت سے مجھے جو شکایت لکھی جا رہی ہے یا امیر جماعت کو نیشنل امیر کو مقامی عہدیدار کے متعلق جو شکایت لکھی جا رہی ہے وہ اگر اس مقامی عہدیدار کی وساطت سے لکھی جائے تو نہیں پہنچائے گا یا امیر جماعت، نیشنل امیر مجھے نہیں پہنچائیں گے تو براہ راست بھی درخواست لکھی جا سکتی ہے۔ حالات لکھے جا سکتے ہیں صورت حال لکھی جا سکتی ہے۔ اور پھر اس کی ایک کاپی نیشنل امیر کو بھجوائی جا سکتی ہے“۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ بحیثیت ممبران شوریٰ آپ میں سے اگر کوئی کسی بھی قسم کی بات لکھتا ہے شکایت لکھتا ہے تو اس اصول کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ دوسرے یہ کہ آپ لوگ ممبران شوری صرف اس لئے نہیں بنائے گئے کہ سال میں ایک شوری ہوئی اس کے لئے آپ کو منتخب کیا گیا یہاں آئے آپ نے تجاویز دیں۔ اور دو دن یا ایک دن کے بعد یہ اجلاس برخواست ہوا اور آپ گھر جا کر بیٹھ گئے۔ بلکہ جو بھی یہاں تجاویز دی جاتی ہیں۔ ان پر بحث ہوتی ہے۔ ان پر عمل درآمد کرنے کے لئے لائحہ عمل بنایا جاتا ہے۔ اس کو Implement کرنے کے لئے اس پر عمل درآمد کروانے کے لئے آپ لوگ بھی اسی طرح ذمہ وار ہیں جس طرح متعلقہ عہدیدار یا متعلقہ جماعت کے اس شعبہ کے سیکرٹری ذمہ وار ہیں۔ **کیونکہ آپ کا یہ شوریٰ کا ایک ممبر ہونا ایک عہدہ ہے جو ایک سال کے لئے قائم رہتا ہے جب تک کہ نئے سال کا انتخاب نہیں ہو جاتا۔ اس لئے جماعت کے اندر ہر برائی کو جب بھی آپ محسوس کرتے ہیں تو اس کے سد باب کے لئے آپ لوگوں پر بھی اتنا ہی فرض ہے جتنا ایک عاملہ کے ممبر پر فرض ہے۔** آپ لوگوں کا یہ کام ہے کہ مقامی عاملہ کی جہاں جہاں آپ رہتے ہیں اور اگر مرکزی طور پر کوئی چیز دیکھتے ہیں تو مرکزی عاملہ کی اس بارے میں ان باتوں پر عمل درآمد کروانے کے لئے مدد کریں جن کے متعلق آپ فیصلہ کر چکے ہیں۔ اپنا بھرپور تعاون پیش کریں اور اپنے آپ کو اسی طرح ذمہ دار سمجھیں جس طرح متعلقہ عہدیداران۔ جیسا کہ مَیں نے کہا پہلی بات تو یہ ہے۔ اور پھر چونکہ جماعت میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ آپ لوگ عہدیدار اس طرح نہیں ہیں جس طرح تین سال کے لئے منتخب شدہ عہدیداران ہیں اس لئے بہت ساری باتیں ممبران شوریٰ کے سامنے لوگ آزادی سے کر دیتے ہیں۔ پھر آپ لوگوں میں سے مختلف طبقات کے ہیں نوجوانوں میں سے بھی ایک کچھ فیصد یا کچھ شرح سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ عہدیداران کے علاوہ بہت سارے ایسے ہوتے ہیں جو شوری کے ممبران منتخب کئے جاتے ہیں آپ کے سامنے بہت ساری باتیں آجاتی ہیں۔ لوگ بعض دفعہ کر بھی لیتے ہیں یہ خیال کر کے کہ آپ عہدیدار نہیں ہیں اور چلو ان کو بھی بیچ میں اپنے کام میں شامل کر لو۔ اگر تو وہ جماعت کی بہتری کا کام ہے تو بڑی اچھی بات ہے شامل ہو کر اس تجویز کو آگے پہنچانا چاہئے۔ **لیکن اگر آپ یہ دیکھیں کہ کہیں بھی وہ بات جماعت کے لئے فتنہ کا باعث بن سکتی ہے یا ہم اس طرف جا رہے ہیں کہ جہاں جماعت کی بدنامی ہو گی یا جماعت کی ترقی میں روک پیدا ہو سکتی ہے۔ تو اگر آپ کے پاس اتنی جرأت ہے کہ اس کا سدّ باب کر سکیں تو وہیں بات کو سمجھا کر اس کو ختم کر دینا چاہیے۔ سختی سے نہیں۔ اور اگر سمجھتے ہیں کہ یہ معاملہ اب آگے بڑھ گیا ہے تو پھر نیشنل امیر تک اور اگر سمجھتے ہیں کہ نیشنل امارت میں ایسی باتیں ہو رہی ہیں تو جیسا کہ مَیں نے کہا مجھ تک پہنچائیں۔ یہ آپ لوگوں کا فرض ہے۔ اور ایک سال کے لئے آپ لوگوں کی یہ ڈیوٹی ہے۔** اسی تصور کو قائم رکھنے کے لئے میرا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ مَیں دوبارہ آپ کو یہاں بلاؤں تا کہ احساس پیدا ہو کہ آپ منتخب شدہ عہدیدار پورے سال کے لئے ہیں“۔

حضور انور نے فرمایا:

”بہت ساری باتیں ایسی ہیں جو جن کا کوئی سر پیر نہیں ہے۔ جب میں تحقیق کرتا ہوں تو اس میں سے کچھ بھی نہیں نکلتا۔ بہت ساری ایسی باتیں ہیں کہ اگر یہاں مرکزی طور پر امیر کو کہہ کر حل کر لی جائیں تو ان سے ایک تو یہ ہے کہ جماعت کی بدنامی نہیں ہوتی۔ دوسرا یہ ہے کہ جو کمزور ایمان کے ہیں یا کمزور طبائع کے اس لحاظ سے ہیں کہ ذرا سی بات کو وہ ایشو بنا لیتے ہیں ان کی بھی اصلاح فوری طور پر ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر بات کو بڑھاتے چلے جائیں، برائیوں کی ہاں میں ہاں میں ملاتے چلے جائیں تو برائیاں اس سے رکا نہیں کرتی، پھیلتی چلی جاتی ہیں۔

آج کل یہ جو طریق کار اختیار ہوا ہے دنیا میں، کہ پہلے برائی کو اتنا ظاہر کرو، اور ٹی وی بھی پیش کرتا ہے میڈیا نے بھی اسی طریقہ کو شروع کر دیا ہے کہ برائی کو اتنا پیش کرو کہ وہ کھل کر سامنے آجائے۔ اور اس کے بعد، بعد میں اس کی اصلاح کے لئے تھوڑا سا نتیجہ نکالو۔ یہ بڑا غلط طریقہ ہے۔ اس کی قطعاً اجازت نہیں

ہے۔اسلام نے بھی اجازت نہیں دی۔ برائی کی جب آپ تشہیر کرتے ہیں تو برائی پھیلتی ہے۔ یہ بعد کی بات ہے کہ اس کے نتیجہ میں، اس برائی کو ختم کرنے کے لئے کیا قدم اٹھائے جاتے ہیں اور اس برائی کرنے والے کو کیا سزا دی جاتی ہے، یہ ایک علیحدہ چیز ہے۔لیکن تشہیر سے ہمیشہ برائی پھیلتی ہے۔**اور آپ لوگوں کا یہ بھی کام ہے کہ کسی بھی قسم کی برائی کی تشہیر کو روکیں** اور جماعتی روایات کے خلاف کوئی بھی کام ہو رہا ہے، جماعتی نظام کے خلاف کوئی بھی باتیں ہو رہی ہیں اس کو اگر آپ نیک نیتی سے ختم کرنا چاہتے ہیں تو اس کا طریقہ کار یہی ہے کہ متعلقہ عہدیدار تک یا پھر نیشنل امیر تک اور اگر پھر بھی آپ کی نظر میں اس کی اصلاح نہیں ہو رہی تو مجھ تک پہنچائیں ۔ اس لئے یہ ایک بہت بنیادی چیز ہے جس کو ہمیشہ آپ کو یاد رکھنا چاہئے۔

ابھی آپ نے تلاوت سنی اس میں کئی احکامات ہیں۔آپ لوگ ان لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آواز کو قبول کیا۔ اس زمانے کے امام کو مانا۔ اب اس کے بعد آپ پر بہت سارے فرائض عائد ہوتے ہیں۔ نئے ہونے والے احمدی جو ہیں وہ تو شرائط بیعت پڑھ لیتے ہیں اور اس کو پڑھ کر وہ احمدی ہو رہے ہوتے ہیں، سمجھ کر احمدی ہوتے ہیں۔لیکن بہت سارے پرانے جو ہیں یا پیدائشی احمدی ہیں یا نوجوان نسل جو ہے ان باتوں پر غور ہی نہیں کرتی جن کی بنیاد پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے بیعت لی۔ اور اسی اہمیت کے پیش نظر میں نے شروع میں ہی اپنی خلافت کی ابتداء میں ہی اس کو بڑی تفصیل سے بیان کیا تھا۔اس لئے اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ آپ لوگوں کی ذمہ داریاں ایک احمدی ہونے کے ناطے بھی بہت بڑی ہیں اور پھر جب آپ لوگ شوری کے ممبر ہیں آپ لوگوں کو مقامی جماعت نے اس لئے منتخب کیا کہ آپ ان کی بہترین نمائندگی کر سکتے ہیں۔ چاہے وہ مستقل عہدیداران ہیں یا ایک سال کے لئے شوریٰ کے ممبر ہیں۔آپ پر ایک اعتماد کیا گیا۔ آپ کے سپرد ایک امانت کی گئی ہے اس امانت کا صحیح حق اسی صورت ہی ادا ہوسکتا ہے جب ہمیشہ آپ ذہن میں یہ رکھیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی آواز کو سن کر اس کو قبول کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانے کے امام کو مانا ، قبول کیا ،اس کی بیعت میں شامل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی توفیق دی کہ جماعت کی خدمت کا کسی نہ کسی رنگ میں موقع میسر آیا۔اب اس کا حق ادا کرنا ہے۔اس امانت کا حق ادا کرنا ہے۔اس کے لئے ہم نے نیک نیتی سے انصاف کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے فرائض کی بجا آوری کرنی ہے۔ ورنہ اگر آپ یہ کام نہیں کر رہے تو یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ آپ نے اپنے رب کی آواز سنی یا آپ نے جو امانت آپ کے سپرد کی گئی تھی اس کا حق ادا کیا۔

دوسری بات جو اہم بات ہے جو آخری آیت پڑھی ہے اس کی نصیحتوں میں سے مَیں لے رہا ہوں وہ **نمازوں کا قیام ہے۔** نماز، فرائض کی ادائیگی تو بہرحال ضروری ہے۔ ایک عہدیدار، ایک ایسا شخص جس پر جماعت نے یہ اعتماد کیا ہے کہ یہ ہم میں سے تقوی کے لحاظ سے بھی بہترین ہے، عقل اور حکمت کے لحاظ سے بھی ہے جو ہمارے یا جماعت کے جو ڈیوٹیاں یا فرائض ہیں ان کو صحیح طور پر انجام دے سکتا ہے۔تو اس کے لئے یہ بہت بڑا فرض بنتا ہے کہ اپنے نمونے بھی قائم کرے۔ اور بنیادی حکم جو ہے، اپنے نمونوں کے قائم کرنے کا، اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کا وہ نماز کا قیام ہے۔اس کے لئے آپ لوگوں کو کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے آپ میں تبدیلیاں پیدا کرنی چاہئیں۔ **بہت سارے عہدیداران ایسے ہیں جن کے بارہ میں مجھے شکایات ملتی ہیں کہ ان کی نمازوں کی باقاعدگی نہیں ہے** بلکہ بعض دفعہ مَیں بعض سے ملاقاتوں میں پوچھ بھی لیتا ہوں۔ اور پتہ لگ رہا ہوتا ہے کہ **وہ پانچ وقت نماز کی ادائیگی نہیں کر رہے۔ اگر یہ ادائیگی نہیں کر رہے تو آپ کا پھر یہ حق بھی نہیں کہ جماعت کی کسی قسم کی خدمت کر سکیں۔** یہ بنیادی چیز ہے، یہ بنیادی حکم ہے اور یہی پیدائش کا مقصد ہے۔ اگر اس کا حق ادا نہیں کر رہے تو پھر آپ جماعت کے حق کس طرح ادا کر سکتے ہیں۔ **اس لئے عہدیداران اپنے اپنے جائزے لیں۔ شوریٰ کے ممبران اپنے اپنے جائزے لیں اور اپنے نمونے قائم کریں۔ جب آپ نمونے قائم کریں گے۔ عبادت کی طرف توجہ ہو گی۔ نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی ہو گی۔ آپ کے تقوی کے معیار بڑھیں گے۔** اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہوگا۔ **اور جب یہ چیزیں ہوں گی تو** پھر واپس وہیں بات لوٹتی ہے کہ **امانت کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔** آپ کے جو فرائض ہیں ان کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔

پھر یہ ایک چیز ہے یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ ”وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَيْنَهُمْ (الشوریٰ:38)“ کہ آپس میں مشورے کر کے بات کرنی ہے۔ یہ بھی ایک بہت ضروری چیز ہے چاہے وہ مقامی سطح پر ہو یا نیشنل سطح پر ہو۔ **آپ کے تمام فیصلے جو ہیں وہ مشاورت پر ہونے چاہئیں۔ اگر جماعت احمدیہ میں یا اسلام میں کسی کو کسی بھی فیصلہ کو Overrule کرنے کی اجازت ہے تو وہ خلیفہ وقت کو ہے۔ اس کے علاوہ کسی بڑے سے بڑے عہدے دار کا بھی چاہے وہ نیشنل سطح پر ہے یا مقامی سطح پر کسی اکثریتی فیصلہ کو رد کرنے کا حق نہیں ہے۔**

اور **اگر اختلاف ہے تو اس کے لئے جماعت میں ایک نظام ہے۔ اس کے لئے لکھنا چاہئے کہ یہ ہماری شوری کی اکثریت کی رائے ہے۔ یا یہ ہماری عاملہ کی اکثریت کی رائے ہے لیکن امیر کو یا مقامی امیر یا ریجنل امیر یا نیشنل امیر کو اس سے اختلاف ہے اور یہ ہماری رائے ہے۔** یا کسی بھی شخص کو اختلاف ہوسکتا ہے۔ اس کی اختلافی رائے بھی ساتھ آسکتی ہے۔ اور آتی ہے اور آنی چاہئے۔ لیکن **اس کو چاہے وہ نیشنل امیر ہی ہیں کسی بھی حکم کو Impose کرنے کی اجازت نہیں۔**

اس لئے شوریٰ کا جو مقصد ہے وہ یہ ہے اور حضرت عمرؓ نے تو بڑا واضح طور پر بتایا تھا کہ خلافت بھی شوریٰ کے بغیر نہیں ہے۔ اسی لئے تو نظام شوریٰ دنیا میں ہر جگہ قائم ہے۔ اور **نظام خلافت کے بعد جماعت احمدیہ میں شوریٰ کا ادارہ ہی ہے جو سب سے بڑا ادارہ ہے۔** اس لئے آپ کا یہ جو مقام ہے یہ حیثیت ہے یہ ممبر شپ ہے ایک سال کے لئے یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ خلافت کے بعد سب سے اہم جو کسی کو ڈیوٹی سپرد کی گئی ہے، فرض سپرد کیا گیا ہے، کام سپرد کیا گیا ہے۔ وہ شوریٰ کا ممبر ہونا ہے۔ اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ آپ کا ایک مقام ہے اور جب آپ یہ مدنظر رکھیں گے کہ ممبر آف شوریٰ ہونے کی حیثیت سے آپ خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں ، پھر خود اپنے جائزے لیتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دیں گے۔ ان کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ کریں گے۔

اور پھر یہ ہے ”وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرۃ:5)“ یہ بھی ایک مؤمنین کی جماعت کا ایک طرہ امتیاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں“۔

حضور انور نے فرمایا:

”یہ مختلف باتیں مَیں اس لئے کر رہا ہوں کہ بعض باتیں آگے مَیں نے آپ کے سامنے رکھنی ہیں۔ان میں ان ساری چیزوں کا ذکر آ جائے گا۔ **اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کی جماعت، اکثریت اس میں سے بہت مخلص ہے۔ مالی قربانیوں میں بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ تحریک جدید میں آپ لوگوں کا ذکر کر چکا ہوں۔ لیکن بعض جگہوں سے ایسی رپورٹس بھی ملتی ہیں کہ اگر ایک طرف توجہ پیدا ہوتی ہے قربانی کے لئے تو دوسرا جو فرض ہے اس کو بھول جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ جماعتوں کے اندر صرف سیکرٹری مال کا ہی یہ فرض نہیں ہے یا صدر جماعت کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ جماعتوں کو توجہ دلائے، یا سیکرٹری تحریک جدید یا وقف جدید کا فرض نہیں ہے کہ مالی قربانی کی طرف توجہ کرے بلکہ جیسا کہ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں ممبران شوریٰ جو ایک سال کے لئے منتخب ہوتے ہیں ان کے بھی اسی طرح فرض ہیں۔** اور اس فرض کو آپ تب پورا کر سکتے ہیں جب خود بھی ایک نمونہ ہوں، جب آپ کی عبادتیں بھی ایک نمونہ ہوں گی۔ جب آپ کے اخلاق بھی ایک نمونہ ہوں گے۔ جب آپ کی مالی قربانیاں بھی ایک نمونہ ہوں گی۔ اور جب آپ کو وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ صرف مال ہی قربان نہیں کرنا بلکہ جتنی صلاحیتیں ہیں آپ کی، جتنی استعدادیں ہیں آپ کی، ان کی قربانی بھی اس رزق میں شامل ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ **اگر آپ اپنی تمام تر صلاحیتیں، جماعتی مفاد کیلئے جماعتی ترقی کے لئے بروئے کار نہیں لاتے تو حق ادا نہیں کر رہے۔ چاہے وہ عہدیداران ہیں، مستقل عہدیداران یعنی تین سال کے لئے منتخب عہدیداران ہیں یا ایک سال کے لئے شوریٰ کے ممبران۔** جیسا کہ مَیں نے کہا ایک لحاظ سے شوریٰ کے ممبران کا مقام عہدیداران سے اس لئے بڑھ جاتا ہے کہ مجلس شوریٰ خلافت کے بعد سب سے بڑا ادارہ ہے جماعت احمدیہ میں، اس اہمیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔ پس یہ فرائض ہیں جن کا اب میں نے مختصر ذکر کیا۔ آپ کے ذمہ ہیں آپ نے ادا کرنے ہیں“۔

حضور انور نے فرمایا:

”ایک بات اور بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ **خلافت کا ایک بہت بڑا کام یہ ہے کہ انصاف کو قائم کیا جائے۔ اور جب جماعتیں دنیا میں ہر جگہ پھیل گئی ہیں خلیفہ وقت ہر جگہ جا کر ہر ایک کے حالات سے آگاہ نہیں ہوسکتا۔ اس کو ہر ایک کی حالت کا علم نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے عہدیداران منتخب کئے جاتے ہیں اور اسی لئے آپ لوگوں کو منتخب کیا گیا ہے کہ یہ انصاف قائم کرنے میں خلیفہ وقت کی مدد کریں۔**

اور اگر کوئی عہدیدار کسی بھی فرد جماعت سے زیادتی کرتا ہے یا انصاف کے تقاضے پورے نہ کرتے ہوئے کسی بھی قسم کی غلط رپورٹ کرتا ہے یا اپنے ذاتی مفادات یا اپنے رشتہ داروں کے مفادات کو مقدم رکھتا ہے تو وہ نہ صرف یہ کہ اپنا حق ادا نہیں کر رہا بلکہ وہ انتہائی ظلم کر رہا ہے۔ اور کسی کا حق چھنوا کر، کسی پر ظلم کروا کر، کسی کو سزا دلوا کر وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہا ہے۔ یہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس سے اس دنیا میں کیا سلوک کرنا ہے اور پھر آخرت میں مرنے کے بعد کیا سلوک ہوگا۔ لیکن **یہ واضح ہو کہ عہدیداروں کو نیک نیتی سے اپنے فرائض کو سرانجام دینا ہوگا۔ اگر آپ کی کسی غلط رپورٹ پر میں غلط ایکشن لیتا ہوں تو اس میں قصور آپ کا ہے۔** بعض دفعہ ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ یہاں بھی ہوئے ہیں اور جگہوں پر بھی ہو جاتے ہیں جہاں عہدیداران کی رپورٹ پر مثلاً کسی کا جماعت سے اخراج ہو گیا اور پھر جب مَیں نے اپنے طور پر بعد میں پر تحقیق کروائی تو اتنا زیادہ قصور ہی نہیں ہوتا کہ اس کو اخراج کی سزا دی جائے۔ ان کو سزا کی معافی مل جاتی ہے۔ اور کئی جگہ ایسا بھی ہوا ہے کہ مَیں نے پھر ان عہدیداران کو ہی معطل کر دیا۔ معطل نہیں بلکہ فارغ کر دیا۔ یہ چیز بھی ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہئے کہ آپ لوگوں کے فرائض میں یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ افراد جماعت کے جو حقوق ہیں ان کو اپنے ذاتی مفادات پر ترجیح نہ دیں۔ قرآن کریم کا بڑا واضح حکم ہے کہ اگر تمہیں اپنے خلاف یا اپنے رشتہ داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو۔ دوسروں کو تو ہم کہتے ہیں کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم یہ ہے کہ تمہیں کسی قوم کی دشمنی بھی عدل سے محروم نہ رکھے۔ اِعْدِلُوْا کیونکہ یہ تقوی کے قریب ہے تو اس لئے یہ بھی ایک بہت اہم ذمہ واری ہے جو عہدیداران کی بھی ہے اور جب تک آپ نمائندے ہیں آپ کی بھی۔ **اگر آپ دیکھتے ہیں کہ کسی عہدیدار نے غلط رپورٹ کر**

کے کسی کا کسی وجہ سے **اخراج کروایا ہے اور حقیقت اس کے بر خلاف ہے تو آپ کو نیشنل امیر کو رپورٹ کرنی چاہئے۔ اور اگر سمجھتے ہیں کہ وہاں اس کی شنوائی نہیں ہو رہی تو آپ مجھے رپورٹ کر سکتے ہیں۔**

جیسا کہ پہلے شروع میں کہہ چکا ہوں کہ **جماعت کے اندر انصاف کا قیام یہ بہت اہم ذمہ داری ہے۔** آپس میں محبت کی فضا ہونی چاہئے۔ کئی خطبات میں اس بات پر رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کے بارے میں دے چکا ہوں۔ لیکن بعض دفعہ یہاں دیکھا ہے مَیں نے جوں جوں جماعت کی تعداد بڑھ رہی ہے آپس میں بعض طبقات میں انصاف کے تقاضے نہ صرف یہ کہ پورے نہیں کئے جا رہے بلکہ بعض جگہ ظلم بھی ہو جاتا ہے۔ اور یہ ظلم کسی صورت برداشت نہیں ہوگا جیسا کہ مَیں نے کہا کئی جگہ ایسا ہوا پھر مَیں نے عہدیداران کو ہٹا دیا ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کا کام ہے کہ نظر رکھیں"۔

شوریٰ کے اجلاس میں اس افتتاحی خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت جرمنی کے بجٹ، ان کی وصولی کی رفتار، ان کے بقایا جات، آمد اور اخراجات اور مساجد کے لئے چندوں کی وصولی کا بڑی تفصیل سے جائزہ لیا اور ممبران شوریٰ سے ان کی آراء بھی حاصل کیں۔ 18 ممبران نے اپنی رائے پیش کی۔ ممبران شوریٰ جب اپنی آراء پیش کر رہے تھے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساتھ ساتھ درج ذیل ہدایات فرمائیں۔

۞...... **چندہ عام لازمی ہے۔ سو(100) مساجد یا دوسرا کوئی چندہ لازمی نہیں ہے۔ پہلے چندہ عام پورا کریں پھر بعد میں دوسرے چندوں کی ادائیگی ہو۔**

۞......ایک ممبر کی اس رائے پر کہ اگلا جلسہ سالانہ جون میں ہے۔ اس طرح ایک سال میں دو جلسوں کی وجہ سے جلسہ سالانہ کے بجٹ میں مزید کمی ہو جائے گی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: "کمی کیوں ہوگی۔ اپنی آمد درست کریں۔ جو آپ کی آمد کا بجٹ ہے اس کے مطابق چندے دیں اور بقایا ادا کریں۔ اور اس کے مطابق وصولی ہو تو کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اگر آپ چندہ وصیت اور چندہ عام کی طرف توجہ دے رہے ہیں تو دونوں جلسے ہو جائیں گے ایک سال میں"۔

۞......حضور انور نے چھ ماہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سہولت کسانوں کے لئے تھی۔ لیکن اب ہر ماہ کمانے والے بھی چھ ماہ کے بقایا دار ہونے شروع ہو گئے ہیں اور اس سہولت سے غلط فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

۞......مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ دینے کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ بعض ممالک میں لوگوں نے اپنی کاریں اور گھر بیچ کر بھی مسجد کے بارہ میں اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حالات خواہ کیسے ہی ہوں اگر قربانی کی یہ روح پیدا ہو جاتی ہے، اگر یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے تو پھر آپ کے تربیتی مسائل بھی حل ہو جائیں گے اور جماعت کئی گنا آگے بڑھے گی۔

۞......حضور انور نے فرمایا: **جماعت کو یہ احساس دلانے کی ضرورت ہے کہ چھ ماہ کا بقایا دار ہونا اصول نہیں ہے۔ یہ سہولت صرف ان لوگوں کے لئے ہے جن کی آمد چھ ماہ بعد آتی ہے۔**

۞......ایک ممبر کی رائے پر کہ جامعہ کے اخراجات کے لئے علیحدہ فنڈ اکٹھا کیا جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں بھی جامعہ ہے اس کے لئے کونسی تحریک کی جاتی ہے۔ جو بھی مرکزی چندے ہیں بجٹ میں ان میں سے ہی جامعہ کا بجٹ نکل رہا ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے اخراجات بھی مرکزی بجٹ سے ہو رہے ہوتے ہیں۔ صرف یہ احساس پیدا کریں کہ ہم نے جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرنا ہے۔ عہدیداروں کا یہ کام ہے کہ وہ احساس دلائیں۔

۞......حضور انور نے فرمایا: **اپنے بجٹ، اپنے چندے صحیح طور پر ادا کریں اور اپنے اخراجات پر کنٹرول کریں تو جامعہ کی تعمیر کے اخراجات کے لئے رقم** نکال سکتے ہیں۔ آپ کتنی تحریکیں کریں گے۔ جیب تو ایک ہی ہے۔

۞......حضور انور نے فرمایا: **جہاں تک آمد کا تعلق ہے تقویٰ کے ساتھ لکھوانی چاہئے۔** مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ **تربیت کی ضرورت ہے۔ جو قربانی کرنی ہے دین کی خاطر کرنی ہے۔ خدا کی خاطر کرنی ہے۔ یہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ ان کو بتائیں۔ قربانیاں تو تنگیاں برداشت کر کے کی جاتی ہیں۔** جو دس لاکھ میں سے ایک لاکھ چندہ دے دیتا ہے وہ اتنی قربانی نہیں ہے جو اپنی بہت کم آمد سے قربانی کر کے چندہ دیتا ہے۔

۞......حضور انور نے فرمایا کہ **اپنی آمد لکھوانے اور چندہ ادا کرنے میں غلط بیانی نہیں ہونی چاہئے۔ اگر کم ادا کرنا ہے تو اس کی اجازت لے لو۔**

۞......حضور انور نے فرمایا: لوکل جماعتیں قربانی کرتی ہیں۔ صرف ان کو احساس دلانے کی ضرورت ہے۔

۞......حضور انور نے فرمایا: "**مساجد کی تعمیر میں مرکز کا کام مدد کرنا ہے۔ اس میں مقامی جماعت کی Involvement ہونی چاہئے۔ یہ سوال بھی حل ہو جائے گا کہ جو میٹریل تعمیر کے بعد بچ جاتا ہے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ جب مقامی جماعت نگرانی کر رہی ہوگی تو وہ ذمہ دار ہوگی**"۔

۞......حضور انور نے فرمایا: "**موصیان اگر کم آمد لکھواتے ہیں تو اس کی رپورٹ آنی چاہئے۔ اس کی وصیت کینسل ہونی چاہئے**"۔

۞......اس رائے کے اظہار پر کہ ہمیں حضور انور مساجد کی تعمیر کے لئے کوئی رقم اکٹھی کرنے کا ٹارگٹ دیں، حضور نے فرمایا کہ ٹارگٹ تو مَیں ذیلی تنظیموں کو ایک ایک ملین یورو کا دے چکا ہوں۔ اسی طرح کئی جگہ 3 لاکھ یورو سے لے کر 8،9 لاکھ یورو تک مقامی جماعتوں پر ڈالے گئے ہیں اور مقامی جماعتیں ادا بھی کر رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: صرف احساس ہے اگر پیدا ہو جائے تو بنا لیں گے۔ اگر احساس نہ ہو اور اس طرف توجہ نہیں تو پھر صرف یہ نہیں کہ خدا کا گھر نہ بنا رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی تربیتی سینٹر نہ ہونے کی وجہ سے خراب کر رہے ہوں گے۔

۞......ایک ممبر نے اپنی رائے دیتے ہوئے بتایا کہ ہمارے حلقہ میں اجلاس میں چندہ وصول کرنے کی روٹین بن گئی ہے۔ کبھی سیکرٹری مال اجلاس میں آتا ہے تو وصول کر لیتا ہے۔ کبھی کسی اجلاس میں نہیں آتا تو لوگ چندہ نہیں دے سکتے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ **چندہ ادا کرنے کی ذمہ داری تو ہر شخص کی اپنی ہے۔** اگر یہی اصول ہے کہ اجلاس میں وصول کرنا ہے تو پھر سیکرٹری مال کو آنا چاہئے۔ اگر نہیں آتا تو اس کی رپورٹ ہونی چاہئے۔

۞......حضور انور نے فرمایا: "**اخراجات کم کرنے کی طرف مَیں مسلسل توجہ دلا رہا ہوں۔ جو بھی یہاں کے مرکزی دفاتر ہیں، ذیلی تنظیموں کے دفاتر ہیں وہ نوٹ کریں کہ اپنے اخراجات کم کریں**"۔

۞......**جلسہ سالانہ کے موقع پر بہت سی گاڑیاں کرایہ پر حاصل کی جاتی ہیں۔ حضور انور نے افسر جلسہ سالانہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ نوٹ کریں گاڑیوں کے بارہ میں کہ ہر گاڑی میں یہ ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کہاں جا رہی ہے اور کیا استعمال ہو رہا ہے۔ ہر گاڑی میں نوٹ بک ہو جس میں ان تمام چیزوں کا اندراج ہو۔**

۞......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ **اگر کسی عمارت کو، پراپرٹی کو فروخت کرنا ہو تو جب تک اس کا سارا معاملہ میرے سامنے پیش نہیں ہوتا تو اس کو فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔**

۞......حضور نے فرمایا: "**کافی خطوط میرے پاس آتے ہیں جس میں مقامی جماعت مساجد کی تعمیر اور پراپرٹی کی خرید وغیرہ میں Involve ہوتی ہے لیکن جہاں کسی مقامی جماعت کو Involve نہیں کیا گیا وہاں اب Involve کرنا چاہئے۔ مقامی جماعتوں کی Involvement اتنی ہونی چاہئے کہ ان کو ہر بات کا پتہ ہونا چاہئے۔ نقشے کا بھی مشورہ لے لیا جائے۔** اگر مقامی جماعت کی ڈیمانڈ زیادہ ہے تو پھر ان کو سمجھائیں کہ یہ آپ کی ضرورت ہے اور یہ آپ کا بجٹ ہے اور یہ ہم دیں گے تو ان کو آرام سے پیار سے سمجھائیں۔

۞......حضور انور نے فرمایا: "**جو لوگ یہاں سے پاکستان جاتے ہیں وہاں شادیوں وغیرہ میں فضول خرچی کرتے ہیں تو ان کو سمجھایا جائے کہ وہاں جا کر فضول خرچی کرنے کی بجائے یہاں مساجد میں چندہ ادا کریں۔** پس توجہ دلاتے جائیں گے تو جماعت میں روح پیدا ہوگی۔

۞......چندوں کے بقایا جات کی وصولی اور چندوں کے نظام کو بہتر بنانے سے متعلق جب ممبران شوریٰ اپنی رائے کا اظہار کر چکے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"جہاں تک چندوں کے بقایوں کا سوال ہے یہ جماعت کا ایک مزاج بھی ہے کہ اکتوبر تک ہم نے تحریک جدید کا چندہ پورا کرنا ہے۔ دسمبر تک ہم نے وقف جدید کا چندہ پورا کرنا ہے۔ اور پھر فروری، مارچ، اپریل میں زیادہ زور دے کر جون میں جماعتی لازمی چندہ جات پورے کرنے ہیں۔ اس مزاج کو ضروری نہیں ہے کہ قائم رکھا جائے۔ اچھی روایات ہوتی ہیں انکو قائم رکھنا بڑا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن جو روایات اچھی نہ ہوں ان میں اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں کہ **چھ (6) مہینے کا بقایادار ہونا صرف ان کے لئے ہے جن کی چھ (6) مہینے کے بعد آمد ہوتی ہے۔ باقی لوگوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ ہر مہینے جو بھی چندہ انہوں نے ادا کرنا ہے اپنی ماہانہ آمد میں سے فکس (Fix) کریں اور نکال کے علیحدہ کر دیں۔** بہت سارے لوگ ایسے ہیں میں ان کو جانتا ہوں کہ جو ہر مہینہ کی آمد ہوتی ہے جو بھی چندہ انہوں نے مقرر کیا ہوا ہے وہ اس میں سے پہلے ہی نکال کر الگ کر لیتے ہیں۔ جو آمد کا سولھواں حصّہ چندہ ہے وہ تو خیر انہوں نے دینا ہی ہے اور اگر موصی ہے تو دسواں حصہ وہ علیحدہ کرتے ہیں۔ تحریک جدید کا جو چندہ اپنے لئے انہوں نے مقرر کیا ہوا ہے اس کا ہر مہینہ بارھواں حصہ نکال دیتے ہیں اسی طرح وقف جدید کا بھی نکال دیتے ہیں۔ باقی جو بچتا ہے وہ کہتے ہیں یہ ہمارے اخراجات کے لئے ہے۔ **اس طرح کی سوچ پیدا کرنے کے لئے تربیت کی ضرورت ہے۔ یہ عہدیداران کا کام ہے کہ وہ کریں اور اس میں خود اپنے نمونے پہلے دکھائیں۔ اگر آپ لوگ اپنے نمونے نہیں دکھائیں گے تو کوئی آپ کی بات نہیں مانے گا**"۔

(باقی آئندہ)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں"

مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ہفتہ وار پروگرام

Please Note that programme and timings may change without prior notice . All times are given in Greenwich Mean Time.For more information please phone on +44 20 8855 4272 or Fax + 44 20 8874 8344

(Friday) 30-4-2010

00:00:00 World News
00:20:00 Khabarnama
00:40:00 Tilawat Recitation
00:55:00 Insight A weekly review of the news making headlines in the world of science and medicine.
01:10:00 Science And Medicine Review
01:35:00 Liqa Maal Arab A regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 24 April 1997 in English and Arabic.
03:00:00 World News
03:15:00 Khabarnama
03:30:00 Nazm Aye Masiha-e-Zaman
04:00:00 Historic Facts
04:30:00 Nazm Wassiyat Hey Ik Aasmani Nizam.
04:50:00 Tarjamatul Quran Class by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. C recorded on 12 August 1994.
06:00:00 Tilawat .
06:20:00 Dars-e-Hadith
06:30:00 Insight A weekly review of the news .
06:40:00 Science And Medicine
07:05:00 Childrens Class with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Recorded on 28 February 2010.
08:15:00 Siraiki Service .
09:05:00 Reply To Allegations recorded 25 March 1994.
09:40:00 Nazm Nownehalan-e-Jamaat Mujhe Kuch Kehna Hai.
10:00:00 Indonesian Service
11:00:00 Seerat Sahaba Rasool
11:40:00 Nazm Khilafat Bhi Hae Aiyana.
12:00:00 Live Friday Sermon
13:00:00 Nazm Shush Jihet Noor Say Ghulam-e-Masih.
13:15:00 Tilawat
13:25:00 Dars-e-Hadith
13:35:00 Insight A weekly review of the news
13:45:00 Science And Medicine Review
14:15:00 Live discussion programme in Bengali.
15:15:00 Seerat Sahaba Rasool
15:50:00 Nazm Meri Saadgi Dekh
16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Friday Sermon Repeat
17:15:00 Nazm Kabhi Nusrat Naheen Miltee
17:20:00 Huzurs Address on 2 November 2005 of Lajna Imaillah Ijtema UK .

(Saturday) 1 May 2010

00:00:00 World News
00:15:00 Khabarnama
00:35:00 Tilawat
00:45:00 Dars-e-Hadith
00:55:00 International Jamaat News
01:30:00 Liqa Maal Arab recorded on 29 April 1997 in English and Arabic.
02:30:00 Nazm Jis Husn Ki Tum
02:45:00 World News
03:00:00 Khabarnama
03:20:00 Friday Sermon
04:20:00 Nazm Saatey Wasl Ka.
04:25:00 Rah-e-Huda Recorded on 24 April 2010.
06:00:00 Tilawat
06:10:00 Dars-e-Hadith
06:30:00 International Jamaat News
07:00:00 Huzurs Jalsa Salana Address United Kingdom 2003.
09:00:00 Friday Sermon
10:00:00 Nazm Kabhi Nusrat Naheen Miltee
10:05:00 Indonesian Service
11:00:00 French Service
12:00:00 Tilawat
12:15:00 Yassarnal Quran
12:30:00 Live Intikhab-e-Sukhan
13:15:00 Live Programme in Bengali.
14:50:00 Bustan-e-Waqfe Nau with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Recorded 29 March 2009.
15:50:00 Nazm Muhammad Per Hamari Jan
16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Live Rah-e-Huda
17:45:00 Yassarnal Quran

(Sunday) 2 May 2010

00:55:00 World News
01:10:00 Khabarnama
01:25:00 Yassarnal Quran
01:45:00 Tilawat
01:55:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra)., recorded on 30 April 1997
03:00:00 Khabarnama
03:15:00 Friday Sermon
04:15:00 Nazm Muhammad Per Hamari Jan .
04:25:00 Faith Matters A contemporary Recorded on 9 March 2010.
05:25:00 Art Class Part 2
06:00:00 Tilawat
06:10:00 Dars-e-Hadith
06:20:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Recorded on 19 April 2009.
07:20:00 Faith Matters A contemporary and exciting English
08:25:00 A Wonder of Nature
08:55:00 Huzurs Jalsa Salana Address Jalsa Salana Germany
10:05:00 Indonesian Service
11:05:00 Spanish Service
12:05:00 Tilawat
12:45:00 Nazm Khuda Ke Pak Logon
12:55:00 Friday Sermon
14:00:00 Live programme in Bengali.
15:30:00 A Wonder of Nature
16:00:00 Khabarnama
16:20:00 Faith Matters A contemporary and exciting
17:25:00 Yassarnal Quran

(Monday) 3 May 2010

00:00:00 World News
00:15:00 Khabarnama
00:35:00 Tilawat
00:45:00 Yassarnal Quran
01:20:00 International Jamaat News
01:50:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 6 May 1997
03:00:00 World News
03:15:00 Khabarnama
03:35:00 Friday Sermon
04:35:00 A Wonder of Nature
05:05:00 Question And Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Recorded on 12 May 1996.
06:00:00 Tilawat .
06:05:00 Tilawat
06:15:00 Dars-e-Hadith
06:35:00 International Jamaat News
07:10:00 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Recorded on 25 April 2009.
08:20:00 Seerat-un-Nabi
09:00:00 Rencontre Avec Les Francophones with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 1 December 1997.
10:00:00 Indonesian Service
11:15:00 Jalsa Salana Speeches by Dr. Hafiz Saleh Muhammad Aladdinf Jalsa Salana Qadian 2009.
12:00:00 Tilawat
12:15:00 International Jamaat News I
13:00:00 Bengali service
14:00:00 Friday Sermon
14:45:00 Nazm Syeda Hay Aap Ko
15:10:00 Jalsa Salana Speeches by Dr. Hafiz Saleh Muhammad Aladdin Jalsa Salana Qadian 2009. 15:45:00 Nazm Dil Jan Diyan
16:00:00 Khabarnama
16:20:00 Gulshan-e-Waqfe Nau with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Recorded on 25 April 2009.
17:20:00 Nazm Izn-e-Naghma Mujeh
17:35:00 Le Francais Cest Facile

(Tuesday) 4 May 2010

00:00:00 World News
00:15:00 Khabarnama
00:30:00 Tilawat
00:35:00 Tilawat
00:50:00 Dars-e-Hadith
01:10:00 Insight A weekly review of the news
01:20:00 Science And Medicine Review
01:45:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 7 May 1997
02:45:00 Nazm Ek Ziafat Hay Bari.
03:00:00 World News
03:15:00 Khabarnama
03:30:00 Rencontre Avec Les Francophones with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV recorded on 1 December 1997.
04:30:00 Huzurs Jalsa Salana Germany Address 24 August 2003
06:00:00 Tilawat
06:10:00 Dars-e-Malfoozat
06:30:00 Insight A weekly review of the news
06:45:00 Science And Medicine Review
07:05:00 Bustan-e-Waqfe with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Recorded on 2 May 2009.
08:10:00 Question And Answer with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Recorded on 12 May 1996.
09:05:00 Nazm Lillahil Hamd.
09:15:00 Sustainable Engineering Akram Ahmadi hosts a discussion
09:50:00 Nazm Jis Husn Ki Tum
10:00:00 Indonesian Service
11:00:00 Sindhi Service
12:05:00 Tilawat
12:15:00 Insight A weekly review
12:30:00 Science And Medicine Review
12:55:00 Yassarnal Quran
13:15:00 Bengali. Presentation
14:20:00 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema Concluding address by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad,
14:45:00 Nazm Muhammad Per Hamari Jan
15:00:00 Bustan-e-Waqfe Nau with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Recorded on 2 May 2009.
16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Question And Answer Session
17:10:00 Yassarnal Quran
17:30:00 Historic Facts Part 3

(Wednesday 5 May 2010)

00:00:00 World News
00:20:00 Khabarnama
00:40:00 Tilawat
00:50:00 Dars-e-Malfoozat
01:20:00 Yassarnal Quran
01:45:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 8 May 1997
02:45:00 Learning Arabic
03:20:00 World News
03:35:00 Khabarnama
03:50:00 Question And Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Recorded on 12 May 1996.
04:50:00 Sustainable Engineering
05:25:00 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema Concluding address .
06:00:00 Tilawat
06:20:00 Dars-e-Hadith
06:35:00 Childrens Class with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Recorded on 3 May 2009.
07:30:00 Qisas-ul-Ambiyaa
08:35:00 Question And Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 8 June 1996.
10:00:00 Indonesian Service
11:00:00 Swahili Muzakarah
12:00:00 Tilawat
12:10:00 Yassarnal Quran
12:35:00 From The Archives Friday sermon delivered on 20 July 1984 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad,
13:35:00 Bengali service
14:40:00 Huzurs Jalsa Salana Address Jalsa Salana United Kingdom 2003.
16:05:00 Khabarnama
16:20:00 Yassarnal Quran
16:40:00 Question And Answer with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Recorded on 8 June 1996

(Thursday) 6 April 2010

00:15:00 World News
00:35:00 Khabarnama
00:55:00 Tilawat
01:05:00 Yassarnal Quran
01:25:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 13 May 1997
02:25:00 World News
02:40:00 Khabarnama
03:00:00 Friday sermon delivered on 20 July 1984 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad,
04:00:00 Ken Harris Oil Painting P
04:30:00 Huzurs Jalsa Salana Address Jalsa Salana United Kingdom 2003.
Time (GMT) Program Description
06:00:00 Tilawat .
06:15:00 Dars-e-Malfoozat
06:25:00 Insight A weekly review of the news
06:35:00 Science And Medicine Review
07:00:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community Recorded on 3 January 2009.
07:55:00 Question And Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) . Recorded on 12 January 1996.
08:25:00 Nazm Asmaan Sey Sarey Minare
09:10:00 Lecture At Roehampton University about Islam; a religion of peace delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V at Roehampton University, UK.
09:35:00 Nazm Badargah-e-Zeeshan.
10:00:00 Indonesian Service .
11:00:00 Huzurs Address on 3 April 2010 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community on the occasion of Jalsa Salana Spain.
12:05:00 Tilawat
12:20:00 Insight A weekly review of the news
12:30:00 Science And Medicine Review
12:50:00 Yassarnal Quran
13:15:00 Bangla Shomprochar
14:20:00 Concluding address delivered on 2 November 2008 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community on the occasion of Ijtema Lajna Imaillah United Kingdom.
15:15:00 Lecture At Roehampton University about Islam; a religion of peace delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V at Roehampton University, UK.
15:45:00 Nazm Muhammad-e-Arabi Ki Ho Aal Main Barket.
16:00:00 Khabarnama .
16:20:00 Question And Answer with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) . Recorded on 12 January 1996.
16:50:00 Qaseedah Fadat Kan Nafsu.
16:55:00 Yassarnal Quran
17:20:00 Historic Facts about the services of the Ahmadiyya Jamaat for the Muslim Ummah and the Indo-Pak sub continent. .

M.T.A خود بھی دیکھیں اور دوسروں کو بھی دکھائیں
یہ تبلیغ اسلام کا بہترین ذریعہ ہے۔ (ادارہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 22 April 2010 Issue No. 16

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

ایمان کی قبولیت اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے بنیں

اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں، تبلیغ کا ذریعہ بھی دعائیں ہی ہیں اور تبلیغ کے نتائج دعاؤں کے ذریعہ ہی ظاہر ہوتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۶ اپریل ۲۰۱۰ء بمقام اٹلی

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اٹلی کے شہر DE ST- PIERO- CASALE سے خطبہ دینے کی توفیق مل رہی ہے اور دنیا میں اس ملک سے پہلی دفعہ خطبہ لائیو نشر ہو رہا ہے۔ ایک لمبے عرصے تک یہاں جماعت کے افراد کی تعداد ہونے کے باوجود ہمارے پاس کوئی جماعتی جگہ یا سینٹر نہیں تھا۔ تقریباً ۲ سال پہلے یہاں جگہ خریدنے کی توفیق ملی۔ اب اللہ تعالیٰ احباب کو یہاں مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے بنانے میں جو بھی روکیں ہیں وہ اپنے فضل سے دور کردے۔ علاقے کے لوگوں کی طرف سے اسلام مخالف مہم کی وجہ سے یا بعض مسلمان گروپوں کی حرکات کی وجہ سے جنہوں نے اسلام کو بدنام کیا ہوا ہے ان لوگوں کو اسلام کی مخالفت کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ دعا کریں، اللہ تعالیٰ ہر قسم کی روکوں کو دور کردے اور مسجد اور مشن ہاؤس بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہاں کے میئر اور کونسلر اور شرفاء نے جماعت احمدیہ کے پیغام کو جب سنا اور اسلام کی صحیح شکل ان کے سامنے آئی تو میئر سمیت کئی لوگوں نے ہمارے حق میں آواز بلند کی ہے۔ یہ لوگ ہمیں امن پسند سمجھتے ہیں لیکن یہاں کے احمدیوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے خواہ وہ پاکستان سے آکر بسنے والے ہوں یا افریقہ سے یا الجزائر اور مراکش کے باشندے ہوں جو یہاں آکر اب بس چکے ہیں کہ وہ سب اپنے عملی نمونوں کو اسلام کی تعلیم کے مطابق بنائیں فرمایا: یاد رکھیں ہر احمدی کو احمدیت کا سفیر بننے کی ضرورت ہے تاکہ یہاں جماعت مضبوط بنیادوں پر قائم ہو۔ انشاء اللہ یہاں پر مبلغ رکھنے کی بھی کوشش کی جارہی ہے۔ مبلغ کے آنے کے بعد آپ لوگوں کی ذمہ داری اور بڑھ جائے گی۔ اگر آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کئے وعدوں کا پاس کریں گے اور خلافت کے وفادار رہیں گے تو آج نہیں تو کل اس ملک میں بھی جو عیسائیوں کی خلافت کا مرکز ہے مسیح محمدی کے ماننے والوں کی کثرت ہو جائے گی۔

فرمایا: عیسائیت جب یہاں پھیلی ہے تو صرف ابتدائی عیسائیوں کے بعد جو توحید کو ماننے والے تھے ان کے بعد توحید کی بجائے تثلیث کے نظریے کو لیکر عیسائیت یہاں پھیلی ہے لیکن بفضلہ تعالیٰ احمدیت یعنی حقیقی اسلام نے تثلیث کو بدل کر پھر توحید کا قیام کرنا ہے اور انشاء اللہ دنیا میں یہ پیغام پہنچانے کیلئے مسیح محمدی کے غلام قربانیاں دیتے چلے جائیں گے اور یہ قربانیاں اس صورت میں کامیاب ہوں گی جب آپ تقویٰ پر قدم رکھیں گے جب اپنی حالتوں پر نظر رکھیں گے۔ جب دین کو دنیا پر مقدم کریں گے، جب آپس کے تفرقات بھلا کر محبت اور بھائی چارے کی مثالیں قائم کریں گے، جب آپ کا نظام جماعت سے پختہ تعلق ہوگا، جب آپ کی خلافت احمدیہ سے وفا اور اطاعت ہوگی، جب آپ مسیح موعود علیہ السلام سے کئے وعدوں کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں گے۔

فرمایا: یہاں پر آپ کو جو مذہبی لحاظ سے ذہنی سکون ہے اور اکثریت کی مالی حالت بھی اچھی ہے تو آپ خدا کا شکر گذار بندے بنیں اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کو ہمیشہ اپنی نگاہوں کے سامنے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ کہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کا ہم پر عام احسان ہے جو احمدیت کی وجہ سے ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کا ہم پر کس قدر بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچالیا۔ پس یہاں رہنے والے احمدیوں سے کہتا ہوں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنے رہنا چاہئے اور ہمیشہ اس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ بھی ایک بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے کے امام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو مان کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہوئے آپ کے حکم کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہی ہے وہ اللہ کا احسان جس کے متعلق وہ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ (الحجرات:۱۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی طرف ہدایت دی اگر تم سچے ہو۔

فرمایا: پس ایمان کی قبولیت اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے بنیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ کہ میں نے جن اور انس کو اپنی عبادت کیلئے ہی پیدا کیا ہے۔

فرمایا: اور نماز تمام عبادات کا مغز ہے۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں، تبلیغ کا ذریعہ بھی دعائیں ہی ہیں اور تبلیغ کے نتائج دعاؤں کے ذریعہ ہی ظاہر ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے: ہماری فتح دعاؤں سے ہی ہونی ہے۔ فرمایا: عبادات میں ترقی سے ہی آپ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرسکتے ہیں اور یہ دونوں باتیں یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد از حد ضروری ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں موت کی گھڑی کا علم نہیں۔ دانشمند کیلئے ضروری ہے کہ ہر وقت تیاری رکھے اسی لئے فرمایا وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ جب تک انسان کی ایسی حالت نہیں ہوتی بات نہیں بنتی۔ حقوق دو قسم کے ہیں ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد۔ اللہ کے حقوق میں سے سب سے بڑا حق اس کی عبادت کرنا ہے جو کسی ذاتی غرض پر مبنی نہ ہو بلکہ صرف اور صرف اس کی رضا مقصود ہو۔ فرمایا: بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کیلئے بھی دعا نہ کی جائے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔ پس اس تعلیم پر عمل ضروری ہے۔ ہر فرد جماعت اس عہد کو یاد رکھے اور جہاں تک نظام جماعت کا تعلق ہے ہر ایک کو اپنے عہدیدار کے ساتھ کامل تعاون اور اطاعت کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ ذیلی تنظیمیں بے شک اپنے کاموں میں آزاد ہیں لیکن جماعتی نظام کے تحت اطاعت لازم ہے۔ اگر جماعتی ترقی دیکھنی ہے تو اس طریق کو اپنانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو خاص طور پر عہدیداران کو اپنے اعلیٰ نمونے دکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ مردوں اور عورتوں کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ جہاں وہ خود اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں، اپنی اولادوں میں بھی پاک تبدیلی پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ۴۱ ویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے ۳۲ ویں سالانہ اجتماع کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل، بدھ، جمعرات کو قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ صوبائی/زونل/مقامی قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام کی ٹکٹیں بروقت ریزرو کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس روحانی اجتماع میں شرکت کیلئے قادیان دارالامان میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مرکزی اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت

جملہ مجالس لجنات اماء اللہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کیلئے مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ مجالس کی ممبرات سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کردیں۔ اجتماع کا تفصیلی پروگرام قبل ازیں تمام مجالس میں بھجوا دیا گیا ہے۔ اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)